New Era Magazine
یہ کیسا عشق ہے
NEW ERA MAGAZINE
از قلم سیدہ رمشا توقیر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

# یہ کیسا عشق ہے

## از قلم سیدہ رمشا توقیر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

نظر جو مُجھ سے ملا کر گیا ہے،

میرے ہوش وہ اُڑا کر گیا ہے،

اُس کے سوا کچھ یاد نہیں،

نقش ذہن سے مِٹا کر گیا ہے،

آنکھیں سونے کا نام نہیں لیتیں،

ان کی نیندیں چُرا کر گیا ہے،

وہ میرے پاس ٹھہرا نہیں لیکن،

مجھے اپنی جھلک دکھا کر گیا ہے!!

"وہ بہت دیر سے اُس شخص کو وہاں کھڑا دیکھ رہی تھی جو شائستہ مزاج واطوار کا پُر کشش نوجوان تھا، جِسے تمام لڑکیاں بہت محویت سے تک رہی تھی اور اُنکا موضوعِ گفتگو بھی وہی شخص تھا۔"

تبھی سر میرب کی گاڑی آکر رُکی۔

"وہ لڑکیاں اچانک وہاں سے غائب ہوگئی، شاید وہ سر میرب کی کلاس اٹینڈ کرنے ہی گئیں تھیں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہانیہ شہروز ایسی لڑکی تھی جِسے آج تک کسی لڑکے سے کسی بھی قسم کی کوئی اٹریکشن محسوس نہیں ہوئی تھی، یونیورسٹی جانے کا بھی اُسکا صرف ایک ہی مقصد تھا، اپنی ایجوکیشن کمپلیٹ کرکے ایک ڈاکٹر بننا، جو غریبوں کا مفت علاج کرے۔" لیکن اُس دن پہلی بار اُس کردار سے نا جانے کیوں اٹریکشن سی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے دونوں کی نظروں کا ٹکراؤ ہوا پھر رخ پھیر کر وہ اپنی منزل کی سمت روانہ ہو گئی

--

"ہانیہ تم اُس بلیک شرٹ والے لڑکے کو جانتی ہو کیا؟" ماریا نے پوچھا

"نہیں میں نہیں جانتی وہ کون ہے۔ کیا ہمارا کلاس میٹ ہے وہ؟" اُسنے ماریا سے پوچھا کیونکہ وہ ہر نیو آنے والے اسٹوڈنٹ کی خبر رکھتی تھی۔

"ہاں میرا تو کرش ہے یار، اِتنا ہنڈسم ہے پھر بھی لڑکیوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا۔" ماریا اُسکی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

"اف اللہ ایک تو تم سے کوئی فضول بات کروا لے"۔ ہانیہ نے تلملا کر اُسے جواب دیا۔

--------------------------------------------------------

-------------------------------------

دوست کوئی لاؤ مقابل میں ہمارے۔۔،

دشمن تو کوئی قد کے برابر نہیں نکلا!

یار اب تک میرا قد نہیں بڑھا، "اُتنا کا اُتنا ہی ہے، آج بھی سب لڑکے مذاق بنا رہے تھے "۔فرح اپنے دُکھتے دل کا رونا رو رہی تھی۔

"پھر تم نے اُن لڑکوں کو کچھ کہا کیوں نہیں فرح؟" دیتی اُنکو پڑا پڑ، تب اُنکو معلوم ہوتا صرف قد چھوٹا ہے، چماٹ اب بھی پڑا پڑ لگتا ہے۔۔

"ماریا تُو بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے، ایسا ہی کرنا تھا مجھے اُن شریر لڑکوں کے ساتھ، پر پتہ ہے میرے ساتھ کیا ہوا؟" وہ ڈر رہی تھی کہ اگر ماریا کو پتا چلا کہ وہ اپنا مذاق بنوا کر آئی ہے تو وہ بہت غصّہ ہو گی۔۔

"بتا کیا ہوا؟" اور زیادہ باتیں نہ گھما سیدھا سیدھا بتا کہ کیا ہوا؟ ماریا نے اُس کو دھمکایا

میں نے ایمن سے کہا کہ جب میں چھوٹی تھی، تب میں بہت کیوٹ تھی، اِتنے میں زین آیا کہنے لگا" چھوٹے قد والے یہ نہ بولا کریں جب میں چھوٹی تھی بلکہ یہ بولا کریں جب میں بہت زیادہ چھوٹی تھی۔"۔۔اور ہنس کے میرا مذاق بنایا وہ بھی اس مشعل کے سامنے۔

تم پریشان نہ ہو فرح اب اُنکو سبق سیکھانا پڑے گا۔

"ماریا ایسی آفت کی پڑیا ہے، جس نے کسی کو سبق سیکھانے کی ٹھان لی پھر تو اُسکا اللہ ہی حافظ ہے۔"

اے بونے! ہاں تُجھ سے ہی مخاطب ہوں۔"تم کیا سوچتے ہو کہ چھوٹے قد والوں کا دل نہیں ہوتا کیا؟ جو تم جیسے نِٹھلے لڑکے منہ اُٹھا کے مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہو۔"

دیکھو بونے! اگر تم نے اب فرح کا مذاق اڑایا تو تمہاری خیر نہیں ہے۔

ہاں ہاں بہت دیکھے ہیں تیری طرح بڑی بڑی ڈِینگے مارنے والے۔۔۔اُسنے شاید ماریا کو ہلکے میں لے لیا تھا، "وہ نہیں جانتا تھا کہ اُسنے "ماریا راجپوت" سے پَنگا لیا ہے، جو اُسے قبر تک گھسیٹے گی"۔۔

"بونے! اِس بار تیرا کچومر نہ نکال دیا نہ تو میرا نام بھی "ماریا راجپوت" نہیں۔ وہ دل ہی دل میں مَن مِنا رہی تھی۔"

"سر! اُسنے پروفیسر میرب کو مخاطب کیا، جن کی وہ فیوریٹ اسٹوڈنٹ تھی اور وہ اُسکی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے۔"

"سر اِس نے میرے نوٹس چوری کئے ہیں اور جب میں نے اِسے کہا کہ یہ نوٹس میرے ہیں، واپس کرو مجھے ورنہ میں سر سے کہہ دونگی تو کہتا ہے جو کرنا ہے کر لو، تم جیسے لوگ بہت دیکھیں ہیں۔" وہ روتے روتے شکایت کر رہی تھی۔

یہ کیا مذاق ہے زین؟ واپس کریں اُن کے نوٹس اور آئیندہ میں ایسی کوئی بات نہ سُنو آپ کے بارے میں۔

"یس سر۔۔۔"ماریا تُجھے تو اللہ پوچھے گا۔ زین سخت غصّے میں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------------------------------------------

-----------------------------

عادتیں ڈال کے اپنی توجہ کی،

یکدم جو بدلتے ہیں ستم کرتے ہیں!

"سنیں مِس ہانیہ شہروز، آپ کو سر میرب نے کال کیا ہے، وہ اسٹاف روم میں ویٹ کر رہے ہیں؟"

جی ضرور۔

Sir may I come?

Yes ?

"میں نے سوچا ہے کہ آپ لوگوں کا جو اسٹڈی گروپ ہے اُسے میں سیٹ کروں تا کہ جو اسٹوڈنٹس پڑھنے میں وِیک ہیں وہ بھی اچھے مارکس لے سکیں، تو آپکو اس لئے بلایا گیا ہے کہ آپ مجھے یہ گائیڈ کر سکیں کہ کون سا اسٹوڈنٹ پڑھنے میں وِیک ہے اور کونسا پڑھنے میں اچھا؟" وہ ہانیہ سے مخاطب تھے۔

"سر ویسے تو پڑھنے میں سب ہی اچھے ہیں بس کلاس کی تین گرلز ہیں جو پڑھنے میں ویک ہیں۔" باقی دو بوائز بھی دوسرے سیکشن سے آئیں ہیں۔اُن کے متعلق میں کچھ نہیں جانتی۔

"ہاں وہ دونوں لڑکے سیکشن اے کے ہیں، اُن میں سے ایک ارسل ہے اور دوسرا ازین ، پڑھنے میں ماشاللہ دونوں ہی اچھے ہیں۔"

"جی سر، وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ زین کون ہے اور ارسل کون۔"

---------------------------------------------

------------------------------

سارے رشتے نبھا کر دیکھ لئے میں نے۔۔،

لیکن ماں باپ جیسا کوئی اپنا نہیں مِلا۔!

"ہانیہ بیٹا یونیورسٹی نہیں جانا ہے کیا آپکو؟" شہروز صاحب نے بیٹی کو اُٹھایا۔

"بابا نہیں، آج بہت تیز بخار ہے مجھے، طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے میری۔" ہانیہ نے شہروز صاحب کو ٹالا

چار سالوں میں ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ہانیہ یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی، ورنہ تو بڑی سے بڑی آفت آجائے وہ یونیورسٹی سے چھٹی کبھی نہیں کرتی تھی۔

"شہروز ناشتہ لگ گیا ہے، اپنی صاحبزادی کو بھی ساتھ لے کر آئے گا۔" شگفتہ بیگم نے ناشتے پر بلایا۔

"شہروز صاحب اب آپکی بیٹی کا آخری مہینہ چل رہا ہے پڑھائی کا، بس اب آپ شادی کے بارے میں سوچیں۔۔"

"ہاں ہاں ضرور بیگم، ہانیہ اگر آپکو کوئی پسند ہے تو آپ بتا سکتی ہیں مجھے، میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔۔ شہروز صاحب نے بیٹی کو مخاطب کیا۔"

"بابا فلحال تو ایسا کچھ نہیں ہے، اور اگر ہوتا بھی تو سب سے پہلے میں آپکو ہی بتاتی۔"

"ہاں میری بیٹی، مجھے بھروسہ ہے آپ پر۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-----------------------------------------------------------

-----------------------------------------

"دوستی کا رشتہ اگر نہ بنا ہوتا تو

انسان کبھی یقین نہ کرتا کہ

اجنبی لوگ اپنوں سے بھی

پیارے ہو سکتے ہیں"

"ہانیہ ہانیہ کہاں ہو تم؟"ماریا کی سانس پھول رہی تھی کیونکہ وہ دوڑتے ہوئے آئی تھی

۔

"کیوں کیا ہو گیا ہے ماریا؟ اتنی ہانپ کیوں رہی ہو تم؟"

ارے سُنو ارسل نے تمہیں چُنا ہے سب میں سے۔

"کیا مطلب چُنا ہے؟"وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

یار دیکھو میں یہاں پڑھنے آتی ہوں نہ کے یہ فضول حرکتیں کرنے، تو اچھا یہی ہو گا کہ تم اسے جا کر سمجھا دو، ہاں میں تم سے ہی مخاطب ہوں۔۔۔اُس نے سختی سے اُسے متوجہ کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہانیہ یار تم غلط کر رہی ہو بہت، بہت زیادہ غلط ہے یہ، ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم کسی کی فیلنگس کو ہرٹ کریں"۔۔وہ اُسے سمجھا رہی تھی۔

"میں نے جب تمہیں ایک بات سمجھا دی تو تم کیوں نہیں سمجھتی ماریا"۔۔اس بار اس کے لہجے میں بہت سختی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے، جیسا تم کہو۔اب ناراض تو مت ہو، تم جانتی ہو نہ کہ تمہاری کیا اہمیت ہے میری زندگی میں۔۔"

"ماریا نہایت ہی سُلجھی ہوئی لڑکی تھی، جو کبھی کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی، اُسکی جینے کی صرف دو ہی وجوہات تھی، ایک ہانیہ شہروزاور دوسری، سب کی مدد کرنا اور سب کی تکلیفوں کو دور کرنا۔۔اس کے ماں باپ کی فوتگی کے بعد وہ اپنے ہُوش و حَواس کھو بیٹھی تھی، جب اسکی بیسٹ فرینڈ یعنی ہانیہ نے اسے سمبھالا تھا، وہ اسکا خیال ایسے رکھتی تھی جیسے ایک ماں اپنی بیٹی کا، اس لیے اسکی زندگی میں ہانیہ بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-------------------------------------------------------

-----------------------------------

ہر ایک فرد سے سنو گے تم داستان ہماری،

ہم وہ ہیں جو ہر محفل میں دوہرائے جائے گے!

"وہ تیز تیز بول کر اپنا نکتہ نظر اُن لڑکوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا اور نتیجہ حسبِ منشا نہ پا کر وہ غصّے میں آگیا تھا۔ارد گرد کی ساری لڑکیاں خوفزدہ ہو کر چیختے ہوئے بھاگی تھیں۔لڑکے ان کے سامنے جمع ہونے لگے تھے۔اُن میں سے ایک لڑکے نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑنے کی جرات کرلی تھی، یہ دیکھ کر اسکا غصہ دماغ پر چڑھ گیا تھا۔وہ ایک تھا اور وہ پانچ۔"

"میں نے کہا ہانیہ شہروز کا ہاتھ چھوڑ۔"وہ غصّے سے پاگل ہو رہا تھا۔

"اوئے ہیرو! تو اپنے کام سے کام رکھ۔میں تو نہیں چھوڑ نگا اُس کا ہاتھ، تُجھے جو کرنا ہے کرلے۔"وہ اُس کا غصّہ مزید بڑھا رہا تھا

"وہ ہانیہ کا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھوڑاتا ہے اور زور سے اُسکی پُشت پر مارتا ہے، اُسکا ایک ہاتھ پڑتے ہی وہ زمین بوس ہو گیا تھا۔"اُس کی طاقت دیکھ کر باقی کے چار لڑکے بھی پیچھے ہٹ گ ۓ تھے۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی وہاں کھڑے رہنے کی، وہ تو اچھا ہوا کہ وہاں ارسل ہمدانی تھا اور اُسنے تمہیں بچا لیا۔"

"اگر وہ نہ ہوتا تو کیا ہونا تھا میرے ساتھ؟"اسنے ماریا سے پوچھا۔

"ناجانے کیوں وہ اُس کی تعریف کبھی نہیں کرتی تھی،اس کا دل ڈرتا تھا اُسکی تعریف سے،اُسے بھی اُس کے لئے محبت محسوس ہوتی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی اظہار نہیں کرتی تھی۔آخر کیوں تھا ایسا؟کیا دو محبت کرنے والے دل ایک ہو پائینگے؟یا ہو جائے گے اُن کے راستے جُدا جُدا؟"

---------------------------------------------------

------..........---------------

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیرے حُسن کے کیوں نہ ہوں چرچے جاناں،

ہماری محبت کا ہر رنگ تجھ میں سمایا ہے!

"مس ہانیہ کیا آپ مجھ سے ایجوکیشن کے نوٹس شیئر کرینگی؟"اگر آپکو کوئی مسلہ نہ ہو تو۔

"جی جی ضرور،مجھے بھلا کیوں مسلہ ہو گا اور مجھے اُن لڑکوں سے بچانے کے لئے شکریہ"۔

"نہیں نہیں شکریہ والی کیا بات ہے۔۔"

"کیا آپکو ماریا نے کچھ بتایا تھا مجھ سے ریلیٹڈ؟" وہ گھبراتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں اُسنے تو مجھے کچھ نہیں بتایا، کچھ بتانا تھا کیا؟"

"نہیں کچھ بھی نہیں، کلاس کا وقت ہو رہا ہے چلیں میں چلتا ہوں، آپ نہیں آئینگی کیا ؟"

"ہاں، مجھے سر نے بلایا ہے پھر میں آؤنگی کلاس اٹینڈ کرنے۔"

دیکھ ہانیہ میری محبت ہے، اُسے دوبارہ تکلیف دینے کی کوشش بھی کی تو بہت برا ہوگا ۔وہ اُن لڑکوں کو وارننگ دے رہا تھا۔

کیا کوئی کسی سے اس قدر محبت بھی کر سکتا ہے۔ اتنی بے پناہ محبت، وہ سوچ رہی تھی۔

"مسٹر ارسل ہمدانی کیا تم ہانیہ سے سچی محبت کرتے ہو؟" مشعل نے اس سے پوچھا۔

"ہاں مس مشعل، لیکن میں آپ کو یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا اور آپکو کچھ طریقہ ہونا چاہیے کہ کسی کی بھی لائف میں اتنی دخل نہیں دیتے ہیں۔"

"وہ غصّہ ور، رعب دار آواز، جس کا بات کرنے کا انداز اتنا جادوئی ہے کہ بات کرنے والا بات کرتا ہی جائے۔ بڑی بڑی آنکھوں والا، ہلکی داڑھی جس پر کوئی بھی لڑکی فدا ہو جاتی، کشادہ پیشانی، فوجی کٹ بال، سفید رنگت، چھوٹے گلابی ہونٹ، پینٹ شرٹ پہننے والا وہ چوبیس سالہ خوبصورت شکل وصورت کا مالک جو اُسے دیکھے اپنا بنانے کی

خواہش کرے۔"ہاں "ارسل ہمدانی" وہ وہی ہے جسے دیکھ کر لڑکیوں کے قدم وہی رُک جائیں اور مشعل بھی اُن لڑکیوں میں سے ایک تھی، جو ارسل ہمدانی کی دیوانی تھی ۔

----------------------------------------------------------------

----------------------------------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شنواے چاند سی لڑکی۔

ابھی تم کہہ رہی تھی ناں۔

کہ تمھیں مجھ سے

محبت ہو نہیں سکتی۔

چلو مانا کہ یہ سچ ہے

مگر اے چاند سی لڑکی۔

مجھے اتنا بتاؤ تم

کہ جب موسم بدلتے ہیں۔

تو پھر کیوں مضطرب ہو کر

اکیلے پن سے گھبرا کر

ہوا کو راز دیتی ہو

تو پھر کیوں چونک جاتی ہو

چلو مانا کہ تمھیں مجھ سے

محبت ہو نہیں سکتی

مگر اتنا سمجھ لو تم

جہاں چاہت نہیں ہوتی

وہاں نفرت کے ہونے کا

کوئی امکان نہیں ہوتا

مگر دعوی ہے چاہت میں

جہاں نفرت نہیں ہوتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں اکثر یہ دیکھا ہے

گلوں میں رنگ بھرتے ہیں۔

مجھے آواز دیتی ہو

تمھارے سامنے کوئی۔

جب میرا نام لیتا ہے،

تم شرما جاتی ہو،

اگر کچھ وقت کٹ جائے،

سے کی دھول چھٹ جائے،

تو تم کو سمجھ آئے گا،

تمہیں مجھ سے محبت ہے،

تمہیں مجھ سے محبت ہے!

تمہاری پوروں کا لمس اب تک گلاب بن کر مہک رہا ہے، مجھے یقین ہے کہ جب بھی میں چاہوں تمہارے بے حد حسین ہاتھوں کو تھامنے کا پر ایک لمحہ اپنے خیالوں کے دائرے سے نکال کے، مجھے وصال موسم کی خوشبوؤں میں محیط کر سکتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سنیں! آپ سے مجھے بے حد محبت ہے، کیا آپ مجھ سے نکاح کرینگی اور اس بے نام رشتے کو حلال کر کے ایک نام دینا چاہیں گی۔۔"مس ہانیہ شہروز میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔اسکی آواز میں بہت نرمی تھی۔

ام،ام، مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ میں آپ کو کیا جواب دوں، اسنے جلدی سے کہا۔

"دیکھیں، ایک ہوتا ہے ہاں، یعنی کہ رضامندی ہے اور دوسرا ہوتا ہے نہیں، یعنی کہ میں رضامند نہیں ہوں، اب یہ آپکو ڈیسائیڈ کرنا ہے کہ آپکا جواب ہاں ہے یا نہیں۔

ہاں۔ہانیہ شہروز سے ہلکی آواز میں کہا

"کیا کہا آپ نے ہانیہ شہروز؟ کیا آپ ہانیہ ہمدانی بننے کے لئے تیار ہیں؟"اسنے چھیڑتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری طرف سے "ہاں" ہے مسٹر ارسل اور میں مسیز ارسل بننے کے لئے تیار ہوں۔

اس خواب کے بعد، وہ نیند سے بیدار ہو گیا تھا، لیکن اُس نے سوچ لیا تھا کہ آج تو میں بات کر کے رہوں گا یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ ہانیہ پر پڑی تھی۔

السلام وعلیکم!

"کیسی ہیں آپ؟"

"الحمدللہ میں ٹھیک۔"آپ سنائیں؟

جی میں بلکل ٹھیک ہوں۔" . “ will u marry meاسنے اچانک سے کہا تھا۔

"آپ اگر intrestedہیں تو میرے پیرنٹس سے بات کر سکتے ہیں۔" اسنے لگی لپٹی رکھنے کے بجائے، سیدھی بات کی تھی۔

میں آپ کا جواب جاننا چاہتا ہوں پھر میں آپ کے پیرنٹس سے بات کرونگا۔

اوکے میں شادی کرلوں گی لیکن اپنے پیرنٹس کی اجازت سے

اتنے سالوں کی محبت کا اظہار اس نے آج بھی نہیں کیا تھا، وہ چاہتی تھی اپنی محبت دل میں رکھے اور ایک مقرر وقت پر اسکا اظہار کرے، کیوں کہ اچھی لڑکیاں شادی سے پہلے محبت کی باتیں نہیں کرتی ہیں، اسکا ماننا یہ تھا کہ محبت کرنا غلط نہیں ہوتا، لیکن محبت میں جو کچھ غلط حرکتیں ہوتی ہیں، اصل میں وہ غلط ہوتا ہے۔

"سفید رنگت، ہلکا براؤن کلر جو بالوں کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا رہا تھا، گھنی پلکیں، بادامی آنکھیں، انابی ہونٹ، درمیانہ قد اور اُسکا مسکراتا چہرہ ہی کافی تھا کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے، وہ الگ بات تھی کہ وہ دوسری لڑکیوں سے ذرا مختلف تھی۔ ہانیہ شہروز اُس قدر خوبصورت تھی کہ کوئی بھی اُسکی خوبصورتی کی تاب نہیں لا سکتا تھا، وہ

ایک تھی جو اُسے بھا گئی تھی، اُس نے اُس کے دل میں بسیرا کر لیا تھا، وہ اُس کے دماغ سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔"

---

---

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسافر عشق کا ہوں، میری منزل محبت ہے،،

تیرے دل میں ٹھہر جاؤں اگر تیری اجازت ہو!!

میں چاہتا ہوں آج آپ میرے ساتھ میرے ماں باپ سے ملنے چلیں، میں نے انہیں آپ کے متعلق سب بتا دیا ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔اس لئے میری آپ سے گزارش ہے آپ ان سے مل لیں، اور میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گا۔اس نے ہانیہ سے ریکویسٹ کی۔

لیکن ارسل مشکل ہے یہ، آپ ڈائریکٹ میرے گھر رشتہ لے کر آ جائیں۔

پلیز پلیز میرے لئے چل لیں، وہ اس سے بارہا ضد کر رہا تھا۔

چلیں ٹھیک ہے لیکن صرف آدھا گھنٹے کے لئے، ورنہ امی پریشان ہو جائینگی۔

شکریہ ہانیہ، اس نے اسکا شکر ادا کیا۔

اوکے میں جب جب تک آتا ہوں، زین کینٹین میں میرا انتظار کر رہا ہے۔ وہ اسے بتا رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے، مجھے ماریا راجپوت سے محبت ہو گئی ہے، زین نے ارسل کو بتایا۔

"ہاہاہا کیا واقعی؟ اب یہی ہونا باقی تھا کیا؟" وہ زور سے ہنسا

"ہاں بھئی، کیوں کیا محبت تمہیں ہی ہو سکتی ہے؟"

نہیں نہیں بھائی، تو برا مت مان۔

چل یار میں انشااللہ تجھ سے ایک ہفتے بعد ملوں گا، کچھ ادھورے کام ہیں انہیں پورا کرنا ہے، پھر آ کر تیرے مسئلے پر غور کریں گے۔

---------------------------------------------------------------

---------------------------------‘----

میری بیٹی کہاں ہے؟ تمہیں کچھ معلوم ہے؟ مسٹر شہروز نے ماریا کو کال پر پوچھا۔

نہیں انکل شہروز، مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے، کیا وہ گھر نہیں پہنچی اب تک؟

نہیں، میں نے ہر جگہ دیکھ لیا، جہاں مجھے لگتا تھا، وہ جا سکتی ہے لیکن وہ کہیں نہیں ملی۔ وہ بہت پریشانی میں تھے۔

انکل شہروز آپ پریشان مت ہوں، انشااللہ وہ مل جائے گی۔ وہ انہیں دلاسا دے رہی تھی۔

آئی ہوپ کے جلدی مل جائے میری بیٹی، اسکی ماں کا رو رو کر برا حال ہے۔

انکل شہروز آپ آنٹی کو کہیں کہ کچھ نہیں ہوگا اسے وہ آجائے گی، یا آپ میری بات کروائیں.

ہاں کہو بیٹی۔ وہ ماریا سے مخاطب تھیں۔

آنٹی آپ ٹینشن نہ لیں وہ مل جائے گی۔

"بیٹی، ماں کا دل ہے نہ تو ٹینشن تو ہوگی، بس دعا کرو میری بیٹی جلد مل جائے، وہ میری اکلوتی بیٹی ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے اس دنیا میں میرا۔" وہ حد سے زیادہ دکھی لگ رہیں تھی، انکی آواز بھی کچھ روتی ہوئی لگ رہی تھی۔

جی آنٹی، آپکو تو معلوم ہے میری کتنی اچھی دوست ہے وہ تو میں کیوں نہیں کرونگی دعا، مل جائے گی وہ، آپ بے فکر رہیں روئے نہیں، اب میں بعد میں بات کرتی ہوں۔ اللہ حافظ

"ہاں بیٹی ٹھیک ہے۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں اور کیوں نہیں روتی، اس قدر اذیت اٹھا کر انہوں نے اپنی اولاد کو پیدا کیا اور آٹھ گھنٹے گزر گئے ہیں، وہ لاپتہ ہے۔ آج اسکی کوئی خبر نہیں مل رہی ہے، کوئی بھی ماں یہ دکھ، یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھی، انکی نیندیں تک اُڑ گئی تھی، یہ سوچ کر کہ میری بیٹی کس حال میں ہوگی، کہاں ہوگی اور کچھ کھایا بھی ہوگا یا بھوکی ہوگی، یہ ساری سوچیں انہیں اندر ہی اندر مار رہیں تھی، انکا دم گھٹ رہا تھا۔

-----------------------------------------------------

----------------------------------

میری آنکھوں سے گرے ہیں چند لمحے،

تیرے لئے ہے پانی، میرے لئے ہے آنسو!!

جب آنسو نکل آتے ہیں تو ان میں صرف نمک اور پانی

نہیں ہوتا...!!ان میں ماضی کی تکلیفیں، دکھ درد، اپنوں کے ستم، چاہنے والوں کی بے

اعتباری، کبھی نہ لوٹ آنے والوں کا غم، وعدوں کی پامالیاں اور نہ جانے کیا کیا

احساسات اور جذبات چھپے ہوتے ہیں---

"یار ارسل کہاں تھا تو ایک ہفتے سے؟"میری کہانی تو وہیں کی وہیں ہے اب تک۔اسنے

منہ مسورتے ہوئے کہا۔

یار بتایا تو تھا کہ کچھ ضروری کام تھے، وہی نبٹانے تھے۔

چل جا اور اب جلدی سے میری ادھوری کہانی کو پورا کر دے میرے بھائی۔

"سنو ماریا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے؟ کیا تمہارے قیمتی وقت میں سے کچھ منٹ مل سکتے ہیں مجھے؟" وہ ماریا سے مخاطب تھی

ہاں کیوں نہیں لیکن اس سے پہلے مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے؟ وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی۔

ہاں ہاں پوچھو جو پوچھنا ہے۔۔

ہانیہ کہاں ہے؟ کیا تم جانتے ہو؟ اس کے پیرنٹس بھی اسے ڈھونڈھ رہے ہیں لیکن اسکا کچھ پتا نہیں چل رہا ہے، انکا کہنا یہی ہے کہ وہ لاسٹ ٹائم یونیورسٹی آئی تھی، اس کے بعد سے کچھ پتا نہیں چل رہا، مجھے تو بہت ٹینشن ہو رہی ہے، اگر تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے تو بتاؤ وہ کہاں ہے، cctv photage بھی چیک کیا لیکن وہ کس کے ساتھ گئی ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے بہت دھندلا نظر آ رہا ہے۔ اسنے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور رونے لگی۔

کیا واقعی؟ وہ کسی کے ساتھ چلی گئی؟ لیکن کس کے؟ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کہ مجھ سے محبت کا دعوی کر کے وہ کسی اور کہ ساتھ کیسے جا سکتی ہے؟ وہ اس سے حیرانی سے سب کچھ کہہ رہا تھا۔

ایسی نہیں ہے وہ ارسل، آئی بات سمجھ، وہ بہت اچھی لڑکی ہے، پاک دامن ہے وہ، اس پر یا اس کے کردار پر انگلی اٹھانے والے تم کوئی نہیں ہوتے ہو اور تم تو اس سے محبت کرتے تھے نہ تو یہ فضول بکواس کی کیسے تم نے، وہ میرے لئے میری زندگی ہے، میرا سب کچھ ہے وہ، آیندہ ایسی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ وہ بیحد غصّے میں میں کہہ رہی تھی۔

ارے یار ماریا، میں نے اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھائی۔ بس میں تمہاری بات سن کر ہی کہہ رہا تھا کہ وہ کہاں، کس کے ساتھ چلی گئی اور جہاں تک محبت کی بات ہے، وہ اب بھی باقی ہے، میں آج بھی، ابھی بھی اس سے بے تحاشا محبت کرتا ہوں اور کرتا رہو نگا ۔۔ وہ اس سے کہتا جا رہا تھا۔۔

"بس کرو اب، میں جذباتی ہو گئی تھی، تبھی تمہیں اتنا سنا دیا، سوری ارسل! خیر تم بتاؤ تمہیں کیا کہنا تھا۔"

نہیں مجھے اندازہ ہے کہ تم بہت پریشان ہو ویسے بھی تم اس کو اپنی بہن سمجھتی ہو اور مجھے جو کہنا تھا ابھی وہ وقت نہیں کہ میں بتاؤں، ویسے بھی تم ابھی ڈسٹرب ہو۔

یس، چلو میں چلتی ہوں گھر اب کل ملاقات ہو گی۔

اوکے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

------------------------------------------------------------

--------------------------------------

ہم وقت دیکھ کر یار نہیں بدلتے،

یار کے کہنے پر وقت بدل دیتے ہیں!

"ارسل تم کل کچھ کہنا چاہتے تھے؟"

میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

"کون؟ کون محبت کرتا ہے؟"

"وہ، وہ زین نیازی۔" وہ ھکلا رہا تھا۔"

"کیا یہ سب کچھ اسنے خود تم سے کہا؟"

ہاں، تو تمہیں کیا لگ رہا ہے، میں کہانیاں بنا رہا ہوں، حد ہے یار۔ اب یہ بتاؤ کیا جواب دینا ہے؟ زین تمہارے جواب کا منتظر ہے۔

جاؤ کہہ دو "ماریا راجپوت" کے اتنے بھی برے دن نہیں آئے ہیں ابھی جو وہ "زین نیازی" کو پسند کرے۔ وہ منہ مسورے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

حد ہے اس کے تو گھمنڈ کی، بہت گھمنڈی ہے بلکل ہانیہ کی طرح۔۔۔وہ سوچ رہا تھا۔

یار اب جلدی بتا، کیا جواب دیا ماریا نے؟ وہ بہت بے صبر ہو رہا تھا۔

ارے میرے بھائی اسنے بڑی عزت سے کہا ہے کہ "اس کے ابھی اتنے بھی برے دن نہیں آئے ہیں جو وہ زین نیازی کو پسند کرے"

بھائی یار ایسا نہیں ہوتا ہے، تم نے مجھ سے بولا تھا، تم کچھ کروگے، اب تمہیں کچھ کرنا ہو گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ابھی معاف کر بھائی، لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں پوری کوشش کرونگا۔

چل ٹھیک ہے اتنا تو بھروسہ ہے مجھے تجھ پر۔

---

---

"بھائی کیا ہوا؟ بات کی تم نے ماریا سے؟ یار اب امی بھی رشتہ ڈھونڈنے میں لگیں ہیں، بس کچھ بھی کر کے لڑکی کو راضی کرو بھائی، اب امی کو کون سمجھائے کہ میں ڈائینا سور کی

آخری نسل کوئی ہوں، جو شادی نہیں کی تو نسل آگے کیسے بڑھے گی۔"زین نیازی کا

صبر اب جواب دے چکا تھا۔

"ہاں بھئی سب بات ہو گئی ہے، تمہیں بلایا گیا ہے جناب۔"

"کیا واقعی؟"وہ تعجب سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں ہاں بھائی، کیا میں جھوٹ بولونگا؟"وہ اس بار زین سے کھیل رہا تھا اور وہ اُسے سچ

سمجھ بیٹھا تھا۔

"ارے بھائی یقین ہے مجھے تجھ پر، چل میں آتا ہوں اُس سے مل کر دعا کر بات بن جائے

"۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماریا تم نے مجھے بلایا تھا؟ خیریت؟

"نہیں میں نے نہیں بلایا۔"ہاں البتہ میں نے دل میں ضرور سوچا تھا کہ تم خود آؤ۔

اچھا تم نے نہیں بلایا، تو چلو میں خود ہی آگیا، will u marry me miss

maria rajput

یس لیکن میری ایک شرط ہے۔

کیا شرط؟

"پہلے تم یہ پتہ کر کے بتاؤ کہ ہانیہ کہاں ہے؟اور یہ صرف تم ہی معلوم کر سکتے ہو؟اور مجھے شک ہے کہ اس کے لا پتہ ہونے کے پیچھے ارسل کا ہاتھ ہے۔"وہ ہر حال میں ہانیہ کا پتہ لگانا چاہ رہی تھی۔

"کیا یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ایسا نہیں ہو سکتا،لیکن اگر تمہیں شک ہے تو میں ضرور پتہ لگاؤنگا،میرا وعدہ ہے تم سے۔"

"پکا وعدہ ہے نہ؟توڑو گے تو نہیں؟"

"ہاں یار پکا وعدہ،نہیں توڑنگا۔"

"ٹھیک ہے میں نے بھروسہ کیا اور امید کرتی ہوں کہ تم اپنا وعدہ ضرور پورا کرو گے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------------------------------------------

------------------------------

"یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی، چائے پیتی اور دوستوں سے باتیں کرتی وہ زین کو بہت معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی۔" وہ ایک طرف اُسکو دیکھ رہا تھا اور دوسری طرف سے اُسکی باتیں سن رہا تھا۔

"وہ بے ساختہ چِلائی تھی، تم؟ تم کہاں تھی اتنی دنوں سے؟" اسکی چِلانے کی آواز اتنی بلند تھی کہ زین کی اور وہاں موجود تمام لوگوں کی نگاہ ہانیہ پر ٹھہر گئی تھی۔

زین کو اپنا وعدہ یاد آیا اور اُسے لگا کہ جیسے اب وہ اس سے ہمیشہ کے لئے دور چلی جائے گی، وہ بے چین ہو گیا تھا، جیسے ہی وہ اٹھا، چائے کا کپ چھلک گیا۔ سب اس کے اس ردِ عمل پر اُسے دیکھنے لگے، تو اُسے وہیں بیٹھنا پڑا۔

"آہستہ بولو، سب ہماری طرف ہی متوجہ ہیں ماریا۔" اُسنے ماریا کو تاکید کی۔

"اوہ! یار میں جذباتی ہو گئی تھی، بتاؤ اب جلدی کہاں تھی اور کیوں نہیں آ رہی تھی اتنے دنوں سے؟؟" تم جانتی ہو میں کتنا پریشان تھی، جلدی بتاؤ۔

"میں، میں نے نکاح کر لیا ہے۔" وہ ھکلا رہی تھی۔

"کیا واقعی؟ کب س سے؟ کب اور کیسے؟"

"اف اللہ اتنے سوال، تھوڑا سانس لے لو میری جان۔" وہ ماریا کا بازو تھامے اسے وہاں سے لے گئی تھی، کلاس میں جا کر ماریا سو سو کرنے میں لگ گئی اور ہانیہ اسے ٹیشو پکڑانے

لگی،اب بس کرو مار یا،اب تو ٹیشو بھی ختم ہونے والے ہیں۔اسکی اس بات پر پیچھے بیٹھی فرح بھی ہنس پڑی تھی۔

"اچھا نہیں رو رہی اب یہ بتاؤ ایسی بھی کیا آفت آپڑی تھی جو چھپکے چھپکے نکاح کر لیا۔" مجھے بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا،نہ اپنے ماں باپ کو،جانتی بھی ہو سب کی کیا حالت تھی۔"وہ کچھ خفا تھی۔

---

---

"بیٹا کہا چلی گئی تھی تم؟"آنکھوں میں آنسوں لئے وہ ہانیہ کو کہہ رہی تھی۔

"امی،مجھ سے غلطی ہو گئی تھی کہ میں نے آپکو بھروسے میں نہیں لیا اور خود ہی سے نکاح کر لیا۔کیا یہ کیا کہہ رہی ہو تم بیٹا۔"وہ حیران و پریشان ہو گئی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ نکاح کرلیا ہے، ایک بار بھی ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں آیا اور نکاح کا مطلب بھی معلوم ہے یا میٹرک کا فارم سمجھ کر پُر کر دیا ہے؟؟" وہ غصّے سے بھرا ہوا تھا۔

"بابا مجھے معاف کردیں، مجھے معلوم ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن حالات کب، کس طرح ایسے ہو گئے، کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔" ندامت اسکی آنکھوں میں صاف نظر آ رہی تھی۔

"میں معاف کرونگا میری بیٹی لیکن میری ایک شرط ہے۔"

"کیا شرط ہے بابا؟"

"تمہیں چھوڑنا ہو گا اسے، تم نے جس سے بھی نکاح کیا ہے اور تمہاری شادی اس لڑکے سے ہو گی، جس سے میں چاہتا ہوں۔"

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے، کیوں کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔"

"آخر اس لڑکے نے تمہیں ایسا کیا دے دیا، جو میں تمہیں نہیں دے سکا، آخر کیا کمی رہ گئی میری پرورش میں جو آج تم میرے سامنے "نہیں" کہہ رہی ہو، مجھے انکار کر رہی ہو اپنے باپ کو؟"

"ہاں کیوں کہ اب وہ میرا شوہر ہے، میرا سر تاج ہے اور سب سے بڑھ کر میرا مزاجی خدا ہے اور اب میرے لئے ضروری یہ ہے کہ میں اس کی ایک ایک بات مانوں اور آپ کی اطلاع کے لئے میں آپکو بتادوں کے آپ نے مجھے خود بھی یہ اجازت دی تھی کہ میں جسے چاہوں اپنے لئے پسند کر سکتی ہوں، تو میں نے پسند کر لیا۔" وہ یہ سب دل سے نہیں کہہ رہی تھی لیکن وہ اپنے باپ کی اس شرط پر کچھ حیران سی رہ گئی تھی اور کیوں نہیں ہوتی حیران، وہ حیران ہونے والی بات تھی کہ جس باپ نے تمام عمر اس کی ہر خواہش پوری کی وہ آج اسے، اسکی محبت سے دور ہونے کیسے کہہ رہے تھے۔

"میں تمہیں جانے نہیں دے سکتا ہوں۔" مسٹر شہروز نے اپنا دو ٹوک فیصلہ سنا دیا تھا۔

" کبھی کبھی کچھ بھی بولنے کا دل نہیں چاہتا ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے احساس کو صحیح الفاظ میں ڈھال نہیں سکیں گے ورا گر ڈھال بھی لیں تو سامنے والا شاید سمجھ نہیں سکے گا اور اس دن میری ایسی ہی حالت تھی۔"

-----------------------------------------------------------

---------------------------------------

"مجھے چھوڑو کون ہو تم لوگ؟ کیوں قید کر رکھا ہے مجھے؟ کیا دشمنی ہے مجھ سے؟ آخر چاہتے کیا ہو تم لوگ؟" وہ زور زور سے چلا رہی تھی۔

"تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کیوں کہ تمہارا اور میرا نکاح ہے آج۔" وہ اسے بتا رہا تھا۔

"آخر تم ہو کون؟ میں تو تمہیں جانتی تک نہیں ہوں، اور کیا تم پاگل ہو گئے ہو، ایک شادی شدہ لڑکی سے نکاح کرو گے۔"

"میں میجر علی پاشا ہوں اور تم، تم جھوٹ کہہ رہی ہو، تمہاری شادی ہو ہی نہیں سکتی، تم صرف میری ہو "میجر علی پاشا" کی، صرف اور صرف میری اور اگر تم سچی ہو تو دکھاؤ نکاح نامہ۔"

"تم کیا کوئی نفسیاتی ہو، کوئی پاگل ہی ہو گا جو نکاح نامہ ساتھ میں لے کر گھومتا ہو گا، تم مجھے جانے دو، میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں نکاح نامہ دیکھاؤ نگی."

"تم کیا مجھے پاگل سمجھتی ہو ہانیہ میڈم؟" وہ مذاق اڑاتے والے انداز میں بولا۔

"ک ک کیا مطلب؟ میں کیوں تمہیں پاگل بناؤنگی؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔

تھوڑی دیر میں سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، آؤ تم بھی میرے ساتھ ناشتہ کرو۔

"مجھ مجھے پپ پلیز جانے دو۔" وہ بمشکل اپنے الفاظ ادا کر پائی تھی۔

"ایسے کیسے جانے دوں ہانیہ میڈم؟ ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔" وہ تمسخر سے ہنس رہا تھا، حد سے زیادہ سفاکیت تھی اسکی ہنسی میں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---

---

سنو!!

مجھ سے نہیں ہوتا،،،

دلیلیں دوں،،،

مثالیں دوں،،،،

میری آنکھوں میں لکھا ہے،،،

مجھے تم سے محبت ہے.،،،،

"کیا اب تم مجھ سے دور چلی جاؤ گی؟ کیوں کہ ہانیہ کو میں نے نہیں ڈھونڈا ہے وہ خود آئی ہے۔" وہ بہت معصوم چہرہ بنا کر پوچھ رہا تھا۔

"ارے نہیں بھئی، جب ماریا راجپوت نے کمٹمنٹ کر لی تو وہ اسے پورا کرے گی، یہ" راجپوت "کی خوبی ہوتی ہے کہ جو کہہ دیتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔" وہ اسے اپنی خوبی بتا رہی تھی۔

"اوہ! ایسا ہے کیا؟ چلو اگر ایسا ہے تو بہت ہی اچھی بات ہے کہ میری ہونے والی بیوی میں اتنی اچھی خوبیاں پائی جاتی ہے۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

شکریہ شکریہ! وہ مسکرا رہی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاؤ؟ میں نے سنا ہے تمہاری بیسٹ فرینڈ نے نکاح کر لیا ہے؟ کس کے ساتھ کیا ہے؟ تمہیں کچھ علم ہے؟" وہ سوال پر سوال کر رہا تھا۔

"نہیں مجھے نہیں معلوم یہ توکس کے ساتھ کیا ہے نکاح کیوں کہ میری اس سے زیادہ بات نہیں ہو پائی اور عین ایک بجے وہ گھر چلی گئی اس کے بات سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے اس سے۔"

اچھا اچھا۔

"زین جلدی میرے ساتھ چل یار۔"

"یہ تو بتا، ہوا کیا ہے؟"

"یار ابھی تو چل، میں تجھے سب بتاتا ہوں۔"

"اچھا چل کہاں جارہا ہے۔"

"زین، میں نے کہا نا ابھی کچھ مت پوچھ، میں تجھے سب بتاتا ہوں۔"

وہ کراچی کی سڑکوں پر اُسے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر پاگل ہو رہا تھا اور ہر آتے جاتے لوگوں کو اُس کی تصویر دکھا کر پوچھ رہا تھا "بھائی آپ نے اِسے کہیں دیکھا ہے۔"

"کیا تم ارسل ہو؟" اُسکی موبائل کی سکرین پر کسی کا میسج چمکا تھا۔

"ہاں، میں ہی ہوں اور آپ کون؟" اس کے بعد سکرین دوبارہ چمکی تھی اور اس بار کال آرہی تھی۔

"میں ہانیہ شہروز کا ہونے والا شوہر اور آپ؟"

میں اُسکا شوہر۔ برابر میں بیٹھا زین حیران و پریشان تھا اور کال وہیں کٹ چُکی تھی اور نمبر بند ہو چُکا تھا۔

"اللّٰہ مدد کر بچا لے اُسے، میری بیوی کو، اب سب کچھ میں تیرے حوالے کرتا ہوں۔
"

"یہ کب ہوا؟ اور اب یہ مت کہنا بعد میں بتاؤنگا، مجھے ابھی بتاؤ؟" زین نے پوچھا۔

"اچھا بتاتا ہوں۔"

---------------------------------------------------------------------------

------------------------------------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا تو کچھ بھی نہیں،

بس تھوڑا سامان ٹوٹا ہے،

تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں،

تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں،

بس تھوڑی سی نیندیں اڑ گئیں ہیں،

تھوڑی سی خوشیاں چھن گئی ہیں،

ہوا تو کچھ بھی نہیں،

بس اپنا آپ گنوایا ہے،

آنکھوں کو برسنا سکھایا ہے،

چاہتوں کا صلہ پایا ہے،

ہوا تو کچھ بھی نہیں،

بس کسی اپنے نے رلایا ہے!!

"زندگی کی کتاب سے کچھ ورق الٹ گئے تھے اور ماضی کا صفحہ ایک دم سے کھل گیا تھا۔"

"یہ سب کیا ہے؟ نکاح خُواِدھر؟ لیکن کیوں؟" وہ حیران وپریشان اُس سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں کیونکہ ابھی ہمارا نکاح ہو گا؟

"ارسل ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟ آپ چلیں گھر، میں وعدہ کرتی ہوں امی اور بابا ہماری شادی کے لئے مان جائیں گے۔" وہ اس سے مِنتیں کر رہی تھی۔

"تمہارے لئے اچھا یہی ہو گا کہ تم اپنا منہ بند رکھو۔ مس ہانیہ شہروز اور اگر اپنی عزت چاہتی ہو تو شرافت سے نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ۔" وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

میں نکاح کے لئے تیار ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ میرے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کر سکتے۔

پہلی بات یہ کہ تم نے اتنی آسانی سے مجھ سے نکاح کے لئے ہاں کیسے کر دی؟ وہ حیران تھا

"کیونکہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔" وہ اسے زوردار تھپیڑ کھینچ کر مارتا ہے

"اب بتاؤ اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟"

"ہاں میں اب بھی آپ سے بیحد محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی رہو نگی۔" وہ پھر اسے زوردار تھپیڑ رسید دیتا ہے۔

"اب بتاؤ کیا ابھی بھی محبت باقی ہے؟"

"ہاں، اگر آپکو اور مارنا ہے تو آپ مجھے اور مار سکتے ہیں لیکن میرا جواب ہر بار یہی رہے گا کہ مجھے آپ سے بے تحاشا محبت ہے، محبت تو محبت ہے، جو مجھے ہمیشہ آپ سے رہے گی، پھر چاہے آپ ناراض ہوں، بے رخی دکھائیں، چلائیں یا پھر مجھے ماریں، میرا فیصلہ یہی رہے گا۔۔۔" وہ اپنے فیصلے پر اٹل تھی۔

تم تیار ہو اور جلدی باہر آؤ، وہ زور سے دروازہ بند کر کے باہر نکل جاتا ہے۔

"آج مجھے پچھتاوا ہوتا ہے جن لوگوں پر ہم سب سے زیادہ خود سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں اور وہ وقت کے ساتھ بدل جاتے ہیں ہمارے اعتبار کو ٹھیس پہنچاتے ہیں دراصل پچھتاوا ان کے بدلنے کا نہیں بلکہ ہم شرمندہ ہوتے ہیں اپنے اعتبار کرنے پر۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

ہانیہ شہروز کی ثابت قدمی اس کے مضبوط قدموں میں لرزش پیدا کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------------------------------------------------------------

-----------------------------------

مت پوچھ صبر کی انتہا کہاں تک ہے،

تو ستم کر تیری طاقت جہاں تک ہے،

وفا کی امید کسی اور کو ہو گی،

ہمیں تو دیکھنا ہے،

تو بے وفا کہاں تک ہے۔!!

وہ سفید رنگ کے سوٹ پر لال چندری اوڑھی ہوئی تھی، جس کے آدھے سرے کے گھونگھٹ سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔

نکاح خوانے جیسے ہی اپنے الفاظ شروع کیے ہانیہ نے اپنے ہونٹ بھینچے چندری کے نیچے اسکا چہرہ مکمل طور پر بھیگا ہوا تھا۔

"کیا آپکو ارسل ہمدانی وَلد سعد ہمدانی سے پانچ لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے؟" نکاح خوانے پوچھا

قبول ہے۔

"کیا آپکو ارسل ہمدانی سے یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"

"کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔"

"بارک اللہّ فی۔اللہّ یہ نکاح آپ دونوں کے حق میں بہتر کرے۔"

وہ اندر کمرے میں گئی، آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اُسنے اپنے آپکو دیکھا، کس نے سوچا تھا کہ، میں ارسل ہمدانی کا نصیب، اِس طرح بنو نگی، کیا کوئی سوچ سکتا تھا کہ ایک رات میں مجھ پر کیا کچھ بیت جائے گا اور یوں اچانک چند گھنٹوں میں مجھے ارسل ہمدانی کے نام کر دیا جائے گا۔ یا اللہ مجھے صبر دے۔

سنو! میں جا رہا ہوں، اگر غلطی سے بھی تم نے شور کیا یا یہاں سے کہیں جانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا یہ بد معاشوں کا محلہ ہے، یہاں سے باہر جاؤ گی تو اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھو گی، اگر اپنی عزت پیاری ہو تو یہاں سکون سے رہو، میں تمہارا شوہر ہوں، میرے پاس پھر بھی تمہاری عزت محفوظ ہے لیکن یہاں کے بد معاش تمہارا خیال نہیں کریں گے، ان کے لئے صرف اپنی بہن، بیٹیوں کی عزت پیاری ہوتی ہے دوسروں کی نہیں اور یہاں کھانے، پینے کی اشیا پڑی ہیں، تم کھا سکتی ہو۔ یہ بول کر وہ بزدل وہاں سے روانہ ہو گیا۔

یا اللہ یہ مجھ پر کیسی آفت آگئی ہے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہی میرے خلاف ہو گیا ہے، یا اللہ میں اس سے اتنی محبت کرتی ہوں پھر کیوں ہوا ایسا، وہ کیوں ایسا کر رہا ہے ۔میں جانتی ہوں ہر کوئی میرے بارے میں غلط سوچ رہا ہو گا، میرے کردار پر، میرے باپ پر انگلی اٹھا رہا ہو گا لیکن جب اللہ میرے ساتھ ہے تو مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔

میری تکلیفوں کو دور کردے اللہ پاک، تونے مجھے آج تک پاک رکھا ہے، میری عزت کی حفاظت کی ہے بس آگے بھی تو مجھے محفوظ رکھنا، ہر بری آفت سے، ہر بری نظر سے اور ہر بری بلا سے۔ آمین ثم آمین۔ وہ روتی سسکتی دعا کررہی تھی۔

---------------------------------------------------

----------------------------------

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمک کو ہاتھ میں لے کر، ستمگر سوچتے کیا ہو،

ہزار زخم ہیں دل پر، جہاں چاہو چھڑک ڈالو۔۔۔!

جنوری کی ہلکی سردرات، بارش کا موسم، پہلی بارش اور بے حد خاموشی۔۔ بہت دلفریب منظر تھا۔ "جب اُسے شدّت سے اُسکی یاد ستا رہی تھی اور وہ اپنے ہاتھوں کو سگریٹ سے جلا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اُسنے بہت غلط کیا، اُنہی ہاتھوں سے میں نے اُس پر ہاتھ اٹھایا تھا اور اب یہ ہاتھ نہیں بچینگے اور جس کسی نے اُس کے ساتھ غلط کرنے کا سوچا، وہ بھی نہیں بچے گا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ پیار کا ناٹک کرتے کرتے مجھے اُس

سے بے حد عشق ہو جائے گا، میں پیار کا بھوکا شخص پیار میں مارا گیا، اُسکو تکلیف دے کر میں خود تکلیف میں ہوں۔" وہ روتا سسکتا رہا تھا، وہ پوری رات سو نہیں پایا تھا اسے اسکی یاد ستا رہی تھی، آنسوں تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے نہ جانے کیسا قرب اس کے اندر تھا، شاید اسے پچھتاوا تھا جو اسے اندر ہی اندر گلٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔

"تم خوش رہو، نہ کرو یہ سب، اللّٰہ پاک مجھے ہر چیز کا پھل دیگا، میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور ارسل میں تمہیں اس طرح سے اداس نہیں دیکھ سکتی۔" وہ اسے خواب میں خوش باش نظر آئی تھی۔

"کچھ کھایا ہے یا نہیں؟ میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟" وہ کافی غصّے میں لگ رہا تھا

"نہیں۔" آگے اسنے کچھ نہیں کہا تھا۔

"ویسے میں اِس ماتم کی وجہ جان سکتا ہوں؟ جس کی وجہ سے تم نے کھانا نہیں کھایا۔"

"وہ اکتائے ہوئے لہجے میں اسے کہہ رہا تھا۔

"ماتم کی وجہ آپ خود اچھے سے جانتے ہیں اور یہ "تم" کیا ہے؟ آپ عزت سے پیش آنا بھی بھول گئے ہیں کیا؟" وہ اس بار برداشت نہیں کر پائی تھی۔

"یہ تم مجھے مت سکھاؤ کہ مجھے تمہیں کیا کہنا ہے، کیا نہیں، یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا ورنہ تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں۔" وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

"چلیں اب آپ بتائے کہ آپ کیا کر سکتے ہیں؟اب میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں کہ آپ کیا کر سکتے ہیں؟"وہ جانتی تھی،ارسل ہمدانی خود کو تباہ کر سکتا ہے لیکن ہانیہ شہروز پر ایک آنچ بھی آنے نہیں دے سکتا،کیوں کہ وہ انتقام کے اُس جنون سے نکل آیا تھا اور محبت اس کے دل پر دستک دے چکی تھی۔

---

---

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ : نیو ایرا میگزین

محبت کیا ہے؟

سمجھو تو احساس

دیکھو تو رشتہ

کہو تو لفظ

چاہو تو زندگی

کرو تو عبادت

نبھاؤ تو وعدہ

اور مل جائے تو۔۔۔جنت

"اگر میں تمہیں آزاد کردوں یہاں سے،اِس قید سے تو تم کیا کرو گی،اپنے گھر والوں سے کیا کہو گی؟"وہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں کہونگی کہ ایک بزدل انسان نے مجھے قید کر کے نکاح کر لیا اور میں اُس بزدل انسان سے محبت کرتی ہوں۔"

"کیا کہا تم نے؟میں بزدل ہوں؟تم نے ایسا کہا بھی کیسے؟"اُسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی،آواز بھی شدّت جذبات کے زیر اثر کپکپاتی ہوئی سی تھی۔

"اگر تمہیں ایسا ہی لگتا ہے کہ میں نے تمہیں قید کرر کھا ہے تو میں تمہیں تمہاری خواہش کہ مطابق آزاد کر دونگا، کیوں کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر محبت کامیاب ہو، کچھ محبتوں کی تقدیر میں ہجر بھی لکھا ہوتا ہے۔" اسنے جذباتی انداز میں اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں۔۔ایسا مت کہیں۔" بے اختیار اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تڑپ اٹھی تھی۔

"تم اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ ہانیہ، ویسے بھی میں اِس قابل نہیں ہوں کہ میرے ساتھ رہا جائے۔" اس نے آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹا کر کہا۔

"تو پھر دعا کریں کہ میں مر جاؤں، مگر خدا کے لئے مجھ سے علیحدگی کا مت کہیں۔"

اب کی بار آنسوں سے اسکی آنکھیں بھر آئی تھی۔

"مرنا قبول ہے نہ تمہیں؟ تو بس اس علیحدگی کو اپنی موت سمجھ کر قبول کر لو۔ مگر اب یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔۔" وہ اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں کہیں۔" وہ رو رہی تھی۔

"رو کیوں رہی ہو؟" قریب آتے ہی اسنے بیتابی سے پوچھا۔

"ایک دم اس سے لپٹتے ہوئے وہ رو پڑی، آپ وعدہ کریں، آپ آئندہ ایسا نہیں کہیں گے، چاہے ہمارے درمیان، بڑی سے بڑی لڑائی ہو جائے لیکن لفظ "علیحد گی" ہمارے درمیان کبھی نہیں آئے گا، کیوں کہ آپ کے بغیر مجھے کچھ ہو جائے گا، میں بچو نگی نہیں، میں خود خوشی کرلوں گی، سمجھ آرہی ہے نہ آپ کے میری باتیں۔" اس کے منہ سے بے ربط باتیں نکل رہیں تھیں۔

"اچھا، اب رومت لیکن تم بھی مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھ سے کوئی وجہ نہیں پوچھو گی کہ میں نے ایسا کیوں کر دیا۔"

"میں وعدہ نہیں کرسکتی لیکن ہاں میں کوشش کروں گی۔"

"آپ میری سزا بھی بتادیں جس سے میں آپ کو دی گئی ایک ایک تکلیف کا ازالہ کر سکوں۔" وہ اپنی نظریں جھکائے ہوئے بول رہا تھا۔

"آج سے اور ابھی سے آپکی سزا یہ ہے کہ آپ اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزارے گے اور آپکی زندگی میں میرا کوئی نعم البدل نہیں ہو گا اور آپکی محبت ہمیشہ میرے لئے خالص رہے۔"

"بس یہی سزا ہے میری؟" وہ سزا سن کر مسکرا اٹھا تھا۔

"جی جناب۔"

وہ اُسکی زندگی تھا، وہ اس کے ساتھ ساری زندگی رہنا چاہتی تھی خود سے زیادہ بھروسہ تھا، اسے اس پر، اسے یقین تھا کہ ارسل ہمدانی اس کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا اور اس سے "علیحدگی" کا سوچنا اس کے لئے ایک گناہ تھا، جو گناہ وہ کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

---

------------------------------،-----

"تو نے اتنا سب کیوں کیا اس کے ساتھ؟" کیا میں جان سکتا ہوں؟ وہ اُس سے پوچھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں اس کے پیچھے کی کوئی وجہ تمہیں نہیں بتا سکتا، اب تک یہ سب میں نے ہانیہ کو بھی نہیں بتایا، یہ میری کچھ پرسنل وجہ ہے۔"

"چلو نہیں بتاؤ لیکن ایک بات کہوں گا تم نے بہت غلط کیا، وہ تم سے محبت کرتی تھی اور تم، تم نے اسے دھوکہ دیا۔" وہ اسے اسکی غلطی کا احساس دلا رہا تھا۔۔

"یار مجھے اندازہ ہے میں نے بہت غلط کیا اور میں احساسِ جرم مبتلا ہوں، انشااللہ اب میں اپنی غلطی سدھار لونگا۔" اسے اپنی غلطی کا احساس تھا۔

"ابھی بس مجھے پتہ چل جائے کہ میری ہانیہ کہاں ہے اور کون ہے جس نے اسے یوں قید کرر کھا ہے؟"اس کی آنکھوں میں آنسوؤں بھرے ہوئے تھے۔

"یار صبر رکھ، جب تیری نیت اچھی ہے تو وہ مل جائے گی تو اب ٹینشن نہیں لے۔"

"کیسے نہ لوں ٹینشن؟بیوی ہے وہ میری، یہ سوچ سوچ کر میری جان نکل رہی ہے کہ وہ کیسی ہو گی۔۔"

"یار جس نے بھی اسے کڈنیپڈ کیا ہے، وہ کبھی بھی اسے نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ وہ ہانیہ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو تُو ٹینس مت ہو اور میرے انکل "کال سینٹر" میں ہوتے ہیں تو میں تمام انفارمیشن انہیں بھیجتا ہوں، انشااللہ تیری بیوی کا جلد پتہ چل جائے گا۔" وہ اسے مسلے کا حل بتا رہا تھا۔

"شکریہ زین، یار تم میری اتنی مدد کر رہے ہو۔ میں خود بھی C.I.A میں ہوں بس دعا کرو نمبر trace ہو جائے "اسنے اسے بتایا تھا اور شکریہ ادا کیا تھا۔

"دوستی میں کوئی شکریہ نہیں، میرے دوست۔" وہ مسکرا رہا تھا۔

-----------------------------------------------------------

-----------------------------------

کراچی کی سڑکوں پر پھرتے پھرتے اس کی ہمت جواب دے چکی تھی، چھپا چھپا چھان مارا تھا لیکن اُسکا کہیں پر عطاء پتہ نہیں تھا۔

"زین جلدی چل؟"

"کہاں؟"

"نمبر trace ہو گیا ہے، وہ باڑا مارکیٹ کے پیچھے والے مکان میں ہے۔"

تاریکی میں اُسنے اپنے پاؤں کے نیچے کچھ محسوس کیا تھا، اُسنے اپنے ہاتھ سے نیچے ٹٹولا تو اس کے ہاتھ میں ایک کنگن آیا جو ہانیہ کا تھا، اب اسے یقین ہو گیا کہ ہانیہ اسے مل جائے گی، اسنے آہستہ آہستہ اپنے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھائے تھے، آندھی کی وجہ سے سب کچھ دھندلا نظر آرہا تھا اچانک ایک ہوا کا تیز جھونکا اس سے ٹکرایا تھا، اسکو محسوس ہونے والی گھٹن اب ختم ہو چکی تھی۔

"باس شاید اوپر کوئی آرہا ہے۔" وہ اسے بتا رہا تھا۔

پیچھے سے اسکی پشت پر ایک زوردار لات پڑی تھی اور وہ دور جا کر گرا تھا، آگے بڑھتا علی پاشا اب آگے آیا تھا۔

"سر آپ؟" وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم، کیا تم نے یہ کڈنیپنگ کی ہے علی؟ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔" اسے وہاں دیکھ کر اسکا تو دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا

"یس سر، اصل میں بات ایسی ہے کہ۔" وہ اپنی بات پوری نہیں کر پایا تھا

"مجھے تمہاری ایک بات بھی نہیں سننی ہے۔ شٹ اپ علی، تم جانتے بھی ہو یہ کون ہیں؟ یہ ہانیہ ہمدانی ہے اور تم نے بہت غلط کیا۔" وہ کافی زیادہ غصّے میں تھا۔

سر آپ انہیں لے جائیں، مجھے بلکل بھی نہیں پتا تھا کہ یہ، یہ آ، آپکی وائف ہیں۔ اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا تو میں ایسا کبھی نہیں کرتا۔ وہ ہکلا رہا تھا۔

زین، دیکھو ہانیہ کو ہوش میں لاؤ۔

"ہاں میں جا رہا ہوں۔ اسنے پانی کے چھینٹے اس پر ڈالے۔"

"تم؟ یہاں زین؟ اچھا ہوا تم آ گئے۔ وہ رو رہی تھی۔"

چلو گاڑی میں، تمہارے گھر والے بھی پریشان ہونگے۔ اسنے ہانیہ کو کہا تھا۔

"نہیں، مجھے نہیں جانا گھر۔" وہ چہرے سے گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی کہ تبھی پیچھے سے آتے ارسل کو دیکھ کر اسکے چہرے کی پریشانی کچھ کم ہوئی تھی۔

ارسل اچھا ہوا آپ میرے پاس ہیں، ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ میں نے آپکو ہمیشہ کے لئے کھو دیا ہے۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

ارے میری جان، آپ ابھی relax کریں، ہم اس topic پر بعد میں بات کریں گے۔

---------------------------------------------------------------

-------------------------------------------

نہ چاہو تو بھی مل ہی جائے گا،

دنیا میں دھوکہ عروج پر ہے !!!

"سر، سر، مجھے معاف کر دیں، غلطی ہو گئی مجھ سے، میرے ساتھ بھی بہت بڑا دھوکہ ہوا ہے۔" وہ اس سے معافی طلب کر رہا تھا۔

"سر، مسٹر شہروز میرے بابا کے آفس میں ایک اچھے کولیگ ہیں اور انہوں نے ہانیہ کے لیے میرے بابا سے میرا ہاتھ مانگا تھا، اس بات کو چھ ماہ ہو گئے ہیں اور کل رات وہ کال کر کے مجھے کہتے ہیں کہ وہ اس کی شادی کہیں اور کروا رہیں ہیں، اور یہ بھی کہا کہ اگر تمہیں شادی کرنی ہے تو اپنے بابا کے آفس کی پاور اف آوٹرنی میرے نام کرو۔"

"مجھے یہ سمجھ نہیں آیا کہ انہوں نے ہانیہ کے لئے تمہارا رشتہ خود آگے سے کیوں مانگا؟ جب کے ہانیہ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے، وہ پرفیکٹ ہے اس دنیا کے حساب سے

بھی اور دینی اعتبار سے بھی، اور پاور اف آوٹرنی سے کیا ہو گا" وہ کچھ confuse ہو رہا تھا۔

"سر وہ ان کی سگی اولاد نہیں ہے، ہانیہ کی امی بیوہ تھیں اور ہانیہ انکی اکلوتی اولاد، تھی تبھی مسٹر شہروز نے ترس کھا کر ان سے شادی کر لی تھی اور ہانیہ کو اپنا نام دیا لیکن زیادہ تر لوگ کہتے ہیں انہوں نے اپنے مفاد کے لئے ان سے شادی کی تھی اور وہ ہانیہ کی شادی بھی اپنے مفاد کے لئے مجھ سے کرنا چاہ رہے تھے۔" یہ سب سن کر اسکی آنکھیں باہر آگئی تھی۔

"کونسا مفاد؟ اور تم کیسے کسی پر الزام لگا سکتے ہو؟"

"سر، ہانیہ کے نام اس کے بابا نے چالیس کروڑ کی جائیداد کی ہے اور باقی پانچ کروڑ ہانیہ کی ماں کے نام ہے، اور میں نے شادی سے پہلے یہ شرط رکھی تھی کہ میں نہ تو جہیز لونگا نہ مجھے کوئی رقم چاہیے اور شادی کے بعد ہانیہ کو اپنے ساتھ میں اسلام آباد لے جاؤنگا، جس کی وجہ کر وہ چاہتے تھے کہ ہانیہ کی مجھ سے ہی شادی ہو۔" وہ بار بار اسے ایک نیا شاک دے رہا تھا

"ایک بات بتاؤ، تمہیں اتنا سب کچھ کیسے معلوم ہے؟" وہ اس سے تفصیل پوچھ رہا تھا۔

مسٹر خیام پاشا، میرے بڑے بھائی، اُن کی وائف، مسٹر شہروز کی ایک فرینڈ کی بیٹی ہیں ،میری بھابی نے مجھے ان سب چیزوں کی اطلاع دی۔

اس دن ارسل جان گیا تھا، ارمانوں کا خون کیسے ہوتا ہے، غلط گمان کیسے ٹوٹتا ہے، ہار جانا کسے کہتے ہیں اور حقیقت میں اور خواب میں کتنا فرق ہوتا ہے، یعنی وہ شخص نسلی دھوکے باز ہے۔

---------------------------------------------------

----------------------------------

بھروسہ، دعا، وفا، خواب، مان، محبت،

کتنے ناموں میں سمٹے ہو، صرف ایک تم!!

"ہانیہ مل گئی ہے، وہ ارسل کے ساتھ ہے اب۔"

"کیوں بھئی ارسل کے ساتھ کیوں ہے؟ تم پاگل تو نہیں ہو؟" وہ ہڑبڑا گئی تھی

"ارے بیوی ہے اُسکی تو اسی کے ساتھ ہو گی نہ اور اُس کے بابا نے ہی اُسے کڈنیپ کروایا تھا۔"

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو اس نے ارسل سے شادی کی ہے؟ اور اس کے بابا نے ایسا کیوں کیا؟" وہ اس کے اس انکشاف پر چونک گئی تھی۔

"ہاں بھئی سچ کہہ رہا ہوں میں، اور وہ مسٹر شہروز کی سوتیلی اولاد ہے تبھی۔"

"اچھا لیکن مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔" یہ سب سن کر اسکا دماغ ہی سن ہو گیا تھا۔

خیر تم یہ سب چھوڑو اور سنو! کل میری امی تم سے ملنے آرہی ہیں اور تم ایسا کرنا کہ ارسل کے گھر چلی جاؤ، وہاں ہانیہ بھی ہو گی، اور وہیں میں امی کو لے آؤنگا۔

"اچھا چلو سہی ہے، لیکن میں نے تو سنا ہے تمہارے پیرنٹس کی دیتھ ہو گئی ہے۔"

"ہاں ایسا ہے، لیکن میں اپنی خالہ کو امی کی جگہ سمجھتا ہوں اور امی کہہ کر ہی مخاطب کرتا ہوں، وہ ساتھ نہیں رہتی ہیں لیکن میری امی نے اُنکو میری زمیداری سونپی تھی، تبھی وہ میری شادی کروانا چاہتی تھی۔"

"اچھا اچھا۔" وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی

.................................................................................

عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو،

سارے عالم میں بھر رہا ہے عشق!

آخر ہم ایک ہوگئے، ورنہ تم تو اتنی لڑاکن تھی کہ کوئی تم سے شادی کے بارے میں سوچتا بھی نہیں بس میں ہی ہوں، جو تم سے محبت کرلی ورنہ تم سے کوئی مذاق میں بھی محبت نہیں کرتا۔۔ہا،ہا،ہا۔۔وہ ہنس رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے، اگر میرا شوہر یہ کہہ رہا ہے تو ایسا ہی ہوگا۔"اس نے اسے شرمندہ کیا ۔

"سوری! میں مذاق کر رہا تھا جان۔"

"مجھے معلوم ہے یہ زین،اور مجھے آپ کے چھوٹے چھوٹے مذاق اچھے لگتے ہیں۔"

"چلیں اچھا ہے کیوں کہ ایسے مذاق کرنا میری عادتوں میں شامل ہے۔"وہ ہنسا تھا۔

"جی۔"وہ اسے پیار سے گھور رہی تھی۔

--------------------------------------------------------

-------------------------------

اُس مرحلے کو موت بھی کہتے ہیں..،

اک پل میں چھوٹ جائے جہاں عمر بھر کا ساتھ !!

یعنی میں نے بے وجہ ایک لڑکی کی زندگی برباد کی، میں نے ایک بے قصور لڑکی کو دھوکہ دیا، اسے سب کی نظروں میں گرادیا، میں نے بہت خوبصورتی سے اُسے دھوکہ

دیا اور وہ بھی اُس لڑکی کو جو مجھ سے محبت کرتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو اندر ہی اندر اسکا قصوروار ٹھہرا رہا تھا۔

"ارسل کیا سوچ رہے ہیں آپ؟" وہ کھانا لگاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں بس یوں ہی، میں سوچ رہا تھا، میں نے غلط کیا آپ کے ساتھ، جب کے آپ تو اُس شخص کی اولاد بھی نہیں ہیں، وہ آدمی اتنا دغاباز نکلے گا، مجھے اندازہ بھی نہیں تھا۔"

"ارسل کچھ مت کہیں انہیں، وہ جیسے بھی ہیں میرے بابا ہیں۔" اس نے اُسے کچھ بولنے نہیں دیا تھا۔

"اوکے۔"

"موبائل کی سکرین پر نام چمکا تھا۔ "ماریا راجپوت" کالنگ۔

"ہاں کہو! ماریا، رات کے اِس پہر کال کی، سب خیریت تو ہے؟" وہ گھبرا گیا کیوں کہ رات کافی ہو گئی تھی۔

ہانیہ کے ماں باپ اِس دنیا میں نہیں رہے، کار ایکسیڈنٹ میں اُن دونوں کی ڈیتھ ہو گئی ہے اور لاش لاپتا ہے۔ وہ اسے بتا رہی تھی۔

"ہیں، کیا واقعی؟" وہ حیران تھا۔"

"ہاں بس جلدی سے ہانیہ کو بتا دو۔"

"ہانیہ۔"اُسنے آواز لگائی تھی۔

"جی۔"

"کچھ نہیں۔"اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اُسے کیسے بتائے کہ اُس کے ماں باپ اب نہیں رہیں۔

"کیا ہوا ہے ارسل آپکو؟"آپ مجھے بتانا پسند کریں گے۔

"تمہارے ماں باپ اس دنیا میں نہیں رہے۔"وہ بامشکل بولا تھا۔

"کیا؟کب؟کیسے؟"وہ رو رہی تھی۔

"کار ایکسیڈنٹ میں اور لاش لاپتا ہے۔"

"ک کیا کہہ رہے ہیں آپ؟آپ جلدی سے لیں چلے آپ مجھے وہاں جہاں ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"

"سچ کہہ رہا ہوں، چلیں، آپ ریڈی ہوں میں کار نکال رہا ہوں۔"

شاید اللہ کو یہی منظور تھا وہ نہیں چاہتا تھا، ارسل ہمدانی اپنے آپ کو، ہانیہ کی نظر میں گرائے، تبھی اللہ نے اس کہانی کو ہی انکی زندگی سے نکال دیا تھا اور اس چیپٹر کو کلوز کر دیا تھا۔بیشک وہ اللہ ہے، ہر چیز کو کرنے والا۔وہ جو چاہے ہو جائے گا۔

---------------------------------------------------

---------------------------------

بہت مدت سے ایسا ہے،

کہ تم خاموش رہتے ھو،

کوئی گہرا ہے غم شاید،

جسے چپ چپ سہتے ھو،

یونہی چلتے ہوئے تنہا،

کوئی غمگیں سا نغمہ،

تم اکثر گنگناتے ھو،

دوران گفتگو یونہی،

ملیں جب نظریں،

تو باتیں بھول جاتے ھو،

کسی گم سم سی حالت میں،

یا پھر بارش کے موسم میں،

فقط اتنا ہی کہتے ھو،

اداسی بے وجہ سی ہے،

بہت بوجھل طبیعت،

بھلا سچ کیوں نہیں کہتے،

کسی کو یاد کرتے ھو۔۔۔!!!!

"میرے اندر کچھ دکھ، تکلیفیں اور اُداسیاں اِس طرح سے جمع ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے کوئی انجان شخص ملے، اور کہے کہ مجھے تم سب کہہ دو جو کہنا ہے، وہ بھی کہہ دو جو نہیں کہنا وہ بھی، آج سب کہہ دو اور جب مجھے اُس پر یقین آجائے، تو میں اپنی جھوٹی مسکراہٹ اُتار پھینکوں، میرے سامنے بیٹھے اُس شخص کا ہاتھ پکڑوں اور اسے ایک ایک چیز بتاؤں، اُسے بتاؤں کہ میں کیا تھا اور کیسا ہو گیا ہوں، اُسے بتاؤں کہ کس کس نے کیسے میرا اعتبار ختم کیا ہے، اُسے بتاؤں کہ لوگوں پر اعتبار سے لے کر لوگوں کی حقیقتیں جاننے تک کا سفر کیسا ہوتا ہے، اُسے بتاؤں کہ بات بات پر رونے سے لے کر ہر بات کو دل کے اندر نہیں چھپا کر مسکرا دینے تک کا سفر کیسا ہوتا ہے، اُسے بتاوں کہ سب کی سننے سے لے کر اپنی کسی کو نہ سنانے تک کا سفر کیسا ہوتا ہے، اُسے بتاؤں کہ سب کا اپنا ہونے سے لے کر کسی کا بھی اپنا نہ ہونے تک کا سفر کیسا ہوتا ہے، اُسے بتاؤں کہ لوگوں کے سامنے بے وجہ رونے سے لے کر رونے کی وجہ ہوتے ہوئے بھی چپ

رہنے کا سفر کیسا ہوتا ہے، میں اُسے اپنی ساری تکلیفیں بتاؤں، کئی سال سے میرے اندر جو کچھ جمع ہے وہ سب بتاؤں اور یہ سب بتاتے ہوئے میں اتنا روؤں کہ میری ساری تکلیفیں، دکھ اور اُداسیاں میرے آنسوؤں کے ساتھ بہہ جائیں۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا۔

ارسل تو میں ہوں نا، آپ مجھے سب بتا سکتے ہیں، میں سنو نگی آپکی ہر تکلیف کو، اگر آپکو ایسا لگتا ہے کہ کوئی آپکو سننے کی سکت نہیں رکھتا تو آپ بے فکر رہیں میں پورے اطمینان سے آپکو سنو نگی وہ اس کے دل کے بوجھ کو ہلکا کرنا چاہ رہی تھی۔

"میں آپکو نہیں بتا سکتا کچھ بھی اور سچ یہ ہے کہ میں بتانا ہی نہیں چاہتا آپکو کچھ بھی۔"

اسنے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے اسے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا۔

"سہی ہے، آپ نہیں بتائیں، میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ سے دور جا رہی ہوں۔"

اسنے تھوک اندر نگلتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ مجھے مرا ہوا دیکھنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے، اے اللہ تو مجھے موت دے دے، مجھے اپنے پاس بلا لے، اب اس دنیا میں ویسے بھی میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔"

"ارسل دیکھیں، اب بہت ہوا میں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کے اندر کونسی اداسیاں ہیں جس کی وجہ کر آپ نے ایسا کیا میرے ساتھ؟ میں وجہ جانے بغیر سکون سے نہیں

بیٹھوں گی؟ اگر آپ وجہ نہیں بتائیں گے تو میرے یہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں بنتا، اور میں مذاق نہیں کر رہی میں آپ سے، آپ کی زندگی سے بہت دور چلی جاؤں گی، اتنا دور کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔" اسنے نہ چاہتے ہوئے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے تو سنیں، اگر آپ میں اتنی ہمّت ہے کہ آپ سب کچھ سن سکتی ہیں تو میں ضرور بتاؤں گا۔۔" وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے یہ سب معلوم ہو کیوں کہ وہ ارسل ہمدانی تھا، جو ہانیہ شہروز سے بے حد محبت کرتا تھا اور وہ اُسے تکلیف دے کر خود بھی خوش نہیں رہ پاتا، لیکن اگر وہ یہ سب نہ بتاتا تو شاید اندر ہی اندر اسکا دم گھٹ جاتا۔

اگر کوئی اس اکیسویں صدی میں ایسے جدت کے دور میں، مشینوں کے شور میں بھی، تم کو سننا چاہ رہا ہے، تو سنو خاموش مت رہو، اسے دل کا حال سناؤ، اس سے گفتگو کرو، اس کے ساتھ دھیمے لہجے میں زندگی کی شام گزارو، شاید تم نہیں جانتے ہو مگر کسی کا درد سن لینا، کسی کی بات کا مان رکھنا، دھیمے لہجے میں بات کرنا، یہ پرانی روایات ہیں، ایسی روایات جن کی کمی کوئی مشینری پوری نہیں کر سکتی، سنو بس اپنے آنے والی نسلوں پر، ایک احسان کرنا، جدت کے مشینی دور میں بھی انسانوں سے بات کرتے رہنا، کہ انسانیت بھی اب ناپید ہوتی جا رہی ہے۔

-----------------------------------------------------------------

-----------------------------------------

بہت مدت کے بعد کل رات........

کتاب ماضی کو ہم نے کھولا!!

بہت سے چہرے نظر میں اترے..

بہت سے ناموں پہ دل پسیجا؛؛

اک ایسا صفحہ بھی اس میں آیا..

کہ جس کا عنوان صرف "تم" تھے؛؛

کچھ اور آنسوں پھر اس پہ ٹپکے،،

پھر اس سے آگے ہم پڑھ نہ پائے؛؛

کتاب ماضی کو بند کر کے،،

تمہاری یادوں میں کھو گئے ہم؛؛

اگر "تم" ملتے تو کیسا لگتا،،

انہی خیالوں میں سو گئے ہم!!!

"اسنے اپنے ذہن میں ماضی کے کچھ ورقوں کو پلٹا تھا، سب کچھ اس کے ذہین میں گھوم رہا تھا۔"

"دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب "مسٹر شہروز" اپنی والدہ کے ساتھ بطورِ مہمان تشریف لائے۔ جنہیں بڑی پھپھو نے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور اُنکو خصوصی پروٹوکول دیا، کیونکہ وہ ابو کے دوست کی فیملی تھی۔

"مرحا! اِن سے ملو، یہ ہیں "نرگس خانم" اور یہ اِن کے بیٹے "مسٹر شہروز"۔ بڑی پھپھو نے اپنی چھوٹی بہن سے تعارف کروایا۔"

"آئیں بیٹی، میرے پاس بیٹھیں، اور کیا پڑھتی ہیں آپ؟ کیا کیا مصروفیات ہیں آپکی؟"

وہ مرحا سے ایسے سوال پوچھ رہی تھیں جیسے رشتے والی آنٹی ہوں۔

"آنٹی بس پڑھائی چل رہی ہے m.com کر رہی ہوں اور ابھی یہی مصروفیت ہے بس۔" وہ اپنی مصروفیت بتا رہی تھیں۔

"اچھا اچھا اور گھر کے کام کر لیتی ہیں بیٹی آپ؟" اِس بار تو انہوں نے حد ہی کر دی تھی

۔

"جی جی میری بہن گھر کے تمام کام کر لیتی ہے، میں تو اسلامہ آباد میں رہتی ہوں، بھائی نے کہا کہ میرے خاص مہمان آرہے ہیں تم آجاؤ تو میں ابھی صرف دو ہی دن کے لئے

یہاں آئی ہوں کل چلی جاؤ نگی، ورنہ تو پورا گھر اور بھائی کا ایک بیٹا ہے اُسے مرحا ہی سمبھالتی ہے۔"۔۔۔ عظمیٰ بیگم نے جھٹ سے جواب دیا

"جاؤ ناشتہ نکالر کھا ہے لے کر آؤ۔" عظمیٰ بیگم نے سائیڈ میں بلا کر مرحا کو تاکید کی۔

"السلام وعلیکم؟ کیا حال ہے بھابی؟" سعد ہمدانی نے حال احوال دریافت کیا کیوں کہ وہ ان کے مرحوم دوست کی وائف تھی۔

"شکر الحمدللہ بھائی میں بلکل ٹھیک؟" میں بہت ضروری کام سے آئی ہوں آج امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کرینگے۔"

ہاں ہاں بھابی آپ کام بولیں، انشااللہ میں مایوس نہیں کرونگا؟

"میں مرحا کا ہاتھ، اپنے شہروز کے لئے مانگنے آئی ہوں، آپکی بہن کی بہت تعریف سنی ہیں میں نے فاروق صاحب کے منہ سے، اگر آج فاروق صاحب زندہ ہوتے تو اُنکا بھی یہی فیصلہ ہوتا۔"

آپ نے یہ تو بہت اچھا سوچا ہے بھابی، آپ کے شہروز سے اچھا کوئی میری بہن کے لئے ہو ہی نہیں سکتا، ویسے بھی میرا آنکھوں دیکھا بچہ ہے۔ سعد ہمدانی نے کہا۔

یوں اُن دونوں کی بات پکی ہو گئی اور کہتے ہیں نہ کہ قسمت کا لکھا ہم بدل نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔ وہ دن زیادہ دور نہیں تھا جب مرحا اور شہروز کی شادی ہوتی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

---

---

مطمئن تو خیر کیا ہوں گے...... مگر نادم نہیں،

دِل میں جب تک آگ تھی ہم روشنی کرتے رہے

آج وہ دن آگیا تھا جس دن کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا لیکن، "اُس دن ارسل ہمدانی بہت اداس تھا کہ جس پھپھو اماں نے بچپن سے مجھے پالا ہے آج وہ رخصت ہو کر دوسرے گھر چلی جائینگی."

"ارسل، ارسل! کہاں ہو بیٹا؟" مرحا نے آواز دی۔

جی، پھپھو اماں میں یہیں ہوں۔

"بیٹا لاسٹ پیپر ہے کل آپکا اچھے سے دینا، پھپھو اماں کا نام مت ڈُبانا۔" مرحا نے اسے تاکید کی۔

جی پھپھو اماں۔

آپی پہلے مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا کہ میں بھائی کو، ارسل کو اور اس گھر کو چھوڑ کر کیسے کہیں بھی رہو نگی لیکن، "شہروز کی محبت نے میرے لئے اب سب آسان کر دیا ہے، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کوئی مجھے اِس قدر بھی چاہ سکتا ہے۔"

"کیوں نہیں سوچ سکتی تھی بھئی؟"میری بہن میں کوئی کمی کوئی ہے جو کوئی محبت نہیں کرے۔

ہاں آپی آپ سہی کہہ رہی ہیں۔۔

چلو مرحا جلدی سے تیار ہو جاؤ، ورنہ لگے پر بارات ہو گی اور تم باتیں ہی کرتے رہ جاؤ گی ۔

"ہاں ہاں آپی بس آپکی بہن چٹکییوں میں تیار ہو جائے گی۔"

ہمارے سب مہمان آ گئے ہیں مرحا، بس تم تیار رہو کبھی بھی لڑکے والے آتے ہونگے ۔ عظمیٰ بیگم نے بتایا۔

"جی آپی میں ہو گئی ہوں تیار۔"آپ آجائیں اندر۔

ماشاءاللہ میری گڑیا تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو، اتنی پیاری دلہن میں نے پہلی بار دیکھی ہے۔وہ مرحا کو سرہا رہی تھیں۔

"وہ لال کلر کے لہنگے پر لال شیفون کا کامدار دوپٹہ سر پر ٹیکائے، شانوں پر بکھرے بال لئے اور کانچ کی لال اور گولڈن کلیروں والی چوڑیاں ہاتھ میں ڈالے بہت ہی قیامت لگ رہی تھی۔"

---------------------------------------------

--------------------------------------------

دور تھا ایک گزر گیا،

نشہ تھا ایک اُتر گیا،

اب وہ مقام ہے جہاں،

اپنی آرزو بھی نہیں ''اور''

تیری تلاش بھی نہیں !!!!

"یہ شادی اب نہیں ہو سکتی ہے۔"اُس نے سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی؟"عظمیٰ بیگم نے پوچھا۔

"نرگھس خانم کی کال آئی تھی،انہوں نے کہا کہ شہروز کا کچھ پتا نہیں چل رہا ہے کہ وہ اس وقت کہاں گیا ہے،بہت کال کی پر نمبر بند جا رہا ہے۔"یہ سن کر مرحا پر تو جیسے قیامت ٹوٹ گئی تھی۔

ہر طرف شادی کی شہنائیاں بج رہی تھی،سب بہت خوش تھے کہ اچانک ان سب کے سروں پر اتنا بڑا بم پھٹا تھا۔

میں اسے کال کرتی ہوں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔وہ حیران وپریشان تھی۔"وہ میری کال اٹھا کر کے کہتا ہے کہ ہمارا ساتھ یہیں تک ممکن تھا۔"اور پھر بلآخر اس نے تصدیق کر دی کہ میرا وجود اس کے لئے دکھ کے سوا کچھ بھی نہیں،میں نے اپنی ذات کی نحوست کو سمیٹا اور کچھ دعائیں دے کر لائن کاٹ دی"۔۔اس وقت سمجھ آیا کہ زندگی کسی نہ کسی مقام پر ہر کسی کے لئے تلخ ہوتی ہے،وہ اس دن بارش میں کھڑی ہو کر زندگی کی تلخ یادوں میں کہیں گم تھیں۔"

اس دن یوں محسوس ہوا کہ میں بدترین شے ہوں اور مجھے دھتکارا جارہا ہے۔۔اس دن بہت دل دکھا میرا

"اور کہتے ہیں نااپنی وجہ سے کبھی کسی کو دکھی نہ کرو کہ اسے یہ کہنے کی نوبت آئے۔

"وأفوض امری اللہ" میں اپنا مقدمہ اللہ کے ہاں پیش کرتا ہوں۔

کسی کے یہ کہنے سے پہلے معاملہ سلجھالیں؟کیوں کہ اس رب کے ہاں نہ جج بکتے ہیں نہ ہی گواہ خریدے جاسکتے ہیں اور نہ ہی وکیل،کیوں کہ وہ خود ہی گواہ خود ہی وکیل اور خود ہی جج ہے،اس کے فیصلے پھر ٹلتے نہیں اور ہاں ترازو بھی انصاف کے ٹلتے ہیں اور پھر بے شک اللہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔"

میں نے بھی اس دن اپنے تمام فیصلے اللہ کے سپرد کر دیئے تھے، میں کسی کو بددعا نہیں دیتی کیوں کہ میں صبر کرتی ہوں اور اسے میرا صبر لگے گا۔

---------------------------------------------------

---------------------------------------

کیا ملا محبت سے؟

خواب کی مسافت سے

وصل کی تمازت سے

روز و شب ریاضت سے

کیا ملا محبت سے

ایک ہجر کا صحرا

ایک شام یادوں کی

اک تھکا ہوا آنسو

"ایسا کیا ہوا بھائی جو شہروز نے اتنا بڑا قدم اٹھا لیا؟ کیا نرگس خانم نے اُس کمبخت کو کچھ نہیں کہا؟" عظمیٰ بیگم نے سعد ہمدانی سے سوال کیا۔

وہ پہلے سے ہی شادی شدہ تھا اور اسکی ارسل جتنی بیٹی ہے اور یہ شادی اُسنے خفیہ کی تھی ۔جس کا نرگس خانم کو علم نہیں تھا،اُنکے بھی علم میں یہ بات ابھی آئی، جس کے بعد انہوں نے شہروز سے اپنے تمام رشتے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیے ہیں۔ لیکن اُس انسان نے میری معصوم بہن کے ساتھ بہت برا کیا۔"سعد ہمدانی خود بھی بہت ٹوٹ گ ئے تھے۔

"اللہ پوچھے گا بھائی اُسے آپ ٹینشن نہیں لیں۔ ہماری مرحا ہمیشہ خوش رہے گی۔ بھائی میرے جانے کے بعد آپ مرحا کا بہت خیال رکھیے گا،اور ہو سکے تو کسی اچھی جگہ پر اسکی بات طے کر دیں۔"انہوں نے مشورہ دیا تھا۔

"نہیں کرنی ہے مجھے شادی کہیں بھی اور کسی سے بھی نہیں، سن لیا آپ دونوں نے۔"

"تو کیا ساری عمر کنواری رہو گی؟ وہ بھی اس دھوکے باز کے لئے" عظمٰی بیگم نے سوال کیا۔

"ہاں میں ساری عمر ایسی ہی رہو نگی،ارسل کے سہارے،وہ میرے جینے کی وجہ ہے،وہ میرا سہارا بنے گا،میرا مقصد اب صرف اور صرف ارسل کی اچھی پرورش کرنا ہے، میں اسکی بہت اچھی پرورش کرو نگی،تاکہ اس دنیا میں کوئی دوسرا شہروز پیدا نہ ہو۔"

-----------------------------------------------------------------

-------------------------------------------

یاد ہیں مجھے میرے سبھی گناہ،

ایک تو محبت کی،

دوسری تم سے کی،

اور تیسری بے تحاشا کی۔!!

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا،اسکی بول چال بلکل نہ کے برابر ہو گئی تھی،صرف ضرورت کی تحت ہی وہ کسی سے بات کرتی تھی،سعد ہمدانی نے اُسے بہت سمجھایا تھا لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی،وہ اپنی ہی سوچ کی گرداں میں تھی،تھک ہار کر سعد ہمدانی نے اپنی تمام کوشش ترک کر دی تھی۔

"ہماری زندگی میں ایک شخص ایسا ضرور آتا ہے،جو ہمارے لیے energy کا کام کرتا ہے،اس سے رابطہ رہے تو ہم اندر سے ہی نہیں باہر سے خوش پر سکون اور صحت مند رہتے ہیں،اور جیسے ہی رابطے کم ہو جائیں،تو ہماری energy بھی کم ہونے لگتی ہے،جو مختصر سی بیماریوں میں بدلنے لگتی ہے،اور ہم ہر لحاظ سے مرجھانے لگتے ہیں ہماری ہر چیز اس شخص سے منسلک ہو جاتی ہے،اور ہم بتا بھی نہیں پاتے کے ہم جدائی

کی اذیت کس طرح سہتے ہیں۔"اور میرے لئے شہروز میری energy تھا،اس کے جانے کے بعد مجھ میں اتنی ہمّت نہیں بچی تھی کہ میں کسی اور کی ہوتی۔اب اس بات کو دو سال گزر چکے ہیں میں نے اپنے آپ کو ارسل کی خاطر سمبھال لیا ہے، وہ میرا سب کچھ ہے، میرا اہم اثاثہ اب وہی ہے

"پھپھو اماں اٹھیں، کیا ہو گیا ہے آپکو، چلیں ہسپتال چلتے ہیں۔"وہ بارہ سالہ بچہ اپنی پھپوا ماں کی ہر تکلیف کو محسوس کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں میرے لال بس آج تمہاری پھپوا ماں کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے، بس ذرا سا بخار ہے، ٹھیک ہو جائے گا۔"

"پھپوا ماں، میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں، آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائے گی نہ ، جیسے بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے؟"وہ بہت معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں میری جان میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤ نگی۔"ایک نہ ایک دن تو سب کو ہی چلے جانا ہوتا ہے بیٹا لیکن میں یہ تمہیں کیسے سمجھاؤں، ایک دن میں بھی، بھائی کی طرح اس فانی دنیا سے رخصت ہو جاؤ نگی وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

\-----------------------------------------------

\--------------------------------

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشن صبح، درختوں سے چلنے والی ہوا کی آواز، پرندوں کی آواز، کتے کے بچے پیدا ہونے کے فوراً بعد کی آواز، پھولوں کی خوشبو، شہد کی مکھیوں سے شہد کا ذائقہ، بارش میں rainbow کے خوبصورت رنگ، سمندر کی خوشبو، ریت پر لہروں کی آواز، سمندری گولوں کا احساس اور جب سورج چلا جاتا ہے، مجھے چاند سے پیار ہے جو بہت چمکتا ہے اور آج کا دن، تاریخ آٹھ فروری، میری زندگی کا خوبصورت دن، جس دن میں دنیا میں آیا تھا اور یہ وہ دن تھا جس کا مجھے بے صبری سے انتظار رہتا تھا۔اس دن میں پورے سولہ سال کا ہو گیا تھا، میں نے ونیلا آئسکریم کھائی تھی جو کہ پھپھو اماں نے خود اپنے ہاتھوں سے میرے لئے بنائی تھی اور مجھے ایک صندوق گفٹ کیا تھا جسے انہوں نے کہا تھا یہ گفٹ ابھی نہیں کھولنا، جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں تب کھولنا، اس میں کچھ سامان ہے، کچھ زیورات ہیں، جو تم اپنی بیوی کو دینا اور میرے کچھ الفاظ ہیں جنہیں تم اپنے دماغ میں ہمیشہ محفوظ رکھنا، اس دن میں نے سوچا تھا کہ پھپھو اماں نے اپنی زندگی کے اہم سالوں کو مجھے پالنے میں گزار دیا۔میں نے اس دن ٹھان لی تھی کہ جس شخص کی وجہ کر میری پھپھو اماں اس حال میں ہیں، میں اسے نہیں چھوڑونگا، میں ضرور بدلہ لونگا اور اسی دن رات میں اچانک پھپھو اماں کی حالت بگڑ گئی تھی۔

"پھپھو اماں، پھپھو اماں کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں بچے وہی پرانی شکایت ہے، بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے۔"

"پھپھو اماں، آپ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جائے گا، آپ کا احسان ہو گا مجھ پر۔۔"

"ہاں میری جان، چلو اب سونے دو مجھے اور آپ بھی سو جاؤ۔ وہ مسکرا رہی تھیں۔"

"جی۔"

"پھپھو اماں، میں آگیا، اب جلدی سے اٹھ جائیں، پھپھو اماں میری آواز سے بھی نہیں اٹھیں، ایسا کیا ہو گیا؟ وہ اپنے آپ کو ہی کہہ رہا تھا۔"

"پھپھو اماں، پھپ، پھپ پھپھو اماں اُٹھئیں۔ وہ چیخ چیخ کر رونے لگا تھا۔ پڑوس میں رہنے والی فائزہ آنٹی بھی دوڑی چلی آئی تھی۔"

کیا ہو گیا ارسل بیٹے؟" وہ اس کو روتا دیکھ حیرانی سے پوچھ رہیں تھی۔

"پھپھو اماں نہیں رہی اب ہمارے بیچ، وہ بھی چلی گئی مجھے چھوڑ کر، اب میرا کیا ہو گا۔ یا اللہ میں ہی کیوں، میرے ساتھ ہی ایسا ظلم کیوں کیا؟" وہ بلآخر بولا تھا۔

"نہیں بیٹے، ایسے نہیں بولتے، اللہ جو ہم سے چھین لیتا ہے تو ہمیں اس کے بدلے میں بہتر عطاء کرتا ہے، وہ اللہ ہے سب سے محبت کرنے والا، انشااللہ وہ تمہیں تمہارے مانگے بغیر تمہیں بہترین سے نوازے گا۔" وہ ارسل کو سمجھا رہی تھیں۔

"جی آنٹی۔" بہت مشکل سے وہ الفاظ ادا کر سکا تھا۔

آج جب پھپھو اماں نہیں رہیں تو اب میرے بدلہ لینے کا ارادہ اور بھی پختہ ہو گیا تھا اور میں نے سوچ لیا تھا کہ کچھ بھی کر کے میں ضرور مسٹر شہروز کو سبق سیکھاؤں گا۔ پھر پھپھو اماں کی بات یاد آئی کہ "یہ گفٹ ابھی نہیں کھولنا، جب میں اِس دنیا سے رخصت ہو جاؤں تب کھولنا۔"

"میں نے وہ صندوق کھولا، اس میں ایک خط تھا، جو میرے لئے لکھا گیا تھا۔"

"میرے پیارے بیٹے ارسل!"

سفر چاہے خدا سے محبت کا ہو یا پھر کسی انسان سے محبت کا ہو، مخلصی دونوں میں ہی ضروری ہے اور میں چاہتی ہوں، تم اپنی آنے والی زندگی میں ہر انسان سے مخلص رہو، جس سے محبت کرو، اُس کو کبھی دھوکہ نہ دینا، دھوکہ کھانے والا انسان اندر سے کھوکلا ہو جاتا ہے، اس میں دھوکہ کھانے کے بعد کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ نہ جان، نہ کوئی خواہش، ہاں روح باقی رہ جاتی ہے، لیکن آہستہ آہستہ روح بھی مردہ ہو جاتی ہے۔

۔۔۔۔۔ایک ہی زندگی ہے اسے سادہ گزارنا، کبھی اپنے اندر "میں" نہیں لانا، ہمیشہ عاجز بننا اور عاجز بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ہستی تک کو بھول جانا، تم کیا ہو! بس اتنا یاد رکھنا کہ اللہ رب العزت نے تمہیں مٹی سے بنایا ہے، تم مٹی ہو، مٹی میں رہتے ہو ،اور ایک دن مٹی میں ہی جانا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-------------------------ارسل تمہاری پھپھو اماں تم سے بہت محبت کرتی ہیں، آج ناجانے کیوں میری روح اندر تک کانپ رہی ہے، تو سوچا کہ جو دل میں ہے اسے ایک صفحہ پر لکھ دوں تو بس لکھ دیا۔ میرے بعد اپنا خیال رکھنا، بری صحبت میں مت بیٹھنا، سچائی اور اچھائی کے راستے کو اپنانا، اسی میں دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ہے۔

-----------------اس خط کو جب تم پڑھو گے، میں یہ دنیا چھوڑ چکی ہو نگی، تو یہ میری تم سے آخری گفتگو ہے اور یہ صرف گفتگو نہیں ہے بلکہ وہ الفاظ ہیں جو تمہاری ساری زندگی پر نقش رہیں گے، آخر میں بس یہی دعا ہے کہ اللہ تمہیں تمام مشکلوں اور پریشانیوں سے دور رکھے، آگے بھی کوئی مشکل پیش آئے تو اسے اپنی شان کریمی سے حل کر دے۔ تمہیں دنیا اور آخرت کی ذلت اور رسوائی سے بچائے رکھے آمین

"تمہاری پیاری پھپھو اماں"

میرے لئے یہ خیال ہی جان لیوا تھا کہ اب وہ اِس دنیا میں نہیں رہیں اور اُس وقت سب سے پہلے میرے دماغ میں جو خیال آیا تھا وہ یہ تھا کہ میں پھپھو اماں کا بدلہ ضرور لونگا،

اُن کے ساتھ غلط ہوا ہے، بھلے انہوں نے اپنا مقدمہ، اللہ کے سپرد کر دیا ہے لیکن میں نے نہیں کیا۔

---------------------------------------------------

----------------------------------

مثالِ آتش ہے یہ روگِ محبت بھی،

روشن تو خوب کرتا ہے مگر جلا جلا کے!

میں نے اُس کے بعد سے مسٹر شہروز کی فیملی کے بارے میں ڈیٹیل حاصل کری تو مجھے پتا چلا کہ اُنکی ایک بیٹی ہے اور وہ اُنہیں، اپنی جان سے پیاری ہے لیکن میں پریشان تھا کہ اُن سے بدلہ کیسے لیا جائے، ایک وقت تک میرے دماغ سے بدلے کا بھوت اُتر گیا تھا، اُس کے بعد میں نے یونیورسٹی میں ایڈمشن لیا اور اتفاقاً آپ مجھے نظر آئیں اور میں نے آپکو ایک نظر میں پہچان لیا تھا۔"

"یہ کون ہے زین؟؟"

"یہ ایک "آفت کی پڑیا" کی دوست ہے۔"

"ہا، ہا، ہا! کون آفت کی پڑیا بھئی؟" وہ ہنسا تھا۔

"ارے مار یار اچیوت، اس کی دوست ہے یہ "ہانیہ شہروز"۔"

"تب میں سمجھ گیا تھا کہ اللہ بھی چاہتا ہے کہ میں آپ سے بدلہ لوں، پھر میں نے محبت کا ناٹک رچا، اور آپ اُس ناٹک کو سچ سمجھ بیٹھیں، لیکن اُس وقت مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اللہ نے آپکو میرا "ہمسفر" چُن رکھا ہے اور تبھی اللہ نے ہمیں یُوں، اِس طرح ملوایا ہے، بے شک وہ اللہ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔اور اب وہ وقت ہے جب میں آپ سے دل سے محبت کرتا ہوں۔"

---

مجھے اچھا سا لگتا ہے،

تمہارے سنگ سنگ چلنا،

تمہیں ناراض کر دینا،

تمہیں خود ہی منا لینا،

تمہاری بے رخی پر بھی،

تمہارے ناز اٹھا لینا،

تم ہی کو دیکھتے رہنا،

تم ہی کو سوچتے رہنا،

بہت گہرے خیالوں میں،

محبت کے حوالوں میں،

تمہارا نام آجانا،

مجھے اچھا سا لگتا ہے۔۔!!

خزاں کا موسم،انجان پگڈنڈی پر بکھرے زرد پتے،ڈھلتی ویران شام،ویران جزیرے ،بوڑھے دراز اِقامت سَر سبز درخت،قدیم حویلیاں،کھڑکی سے برستی بارش،افق پر زرد روشنی بکھیرتا سورج اور جان آفزا خاموشی۔۔۔بہت ہی دلکش اور حسین منظر تھا جب اَرسل اپنے ہاتھوں سے بنائی چائے،اپنے ہاتھوں میں تھامے کھڑا تھا۔ہانیہ اُٹھ بھی جائیں جان۔وہ اس کے ریشمی بالوں میں انگلیاں چلا کر اُسے نیند سے بیدار کرانا چاہ رہا تھا۔

اُٹھ گئی ہوں میں "ارسل ہمدانی"۔۔وہ تلملا کر اُٹھتی تھی،کیوں کہ کل رات وہ اپنی ناساز طبیعت کی وجہ سے سو نہیں پائی تھی۔

ایسے تو نہ بولیں دلِ جانم،اِس حسین موسم میں میری جان سو رہی ہو یہ مجھے گوارا نہیں
۔واقعی اُس دن موسم بے حد حسین تھا،اُس حسین موسم میں "ارسل ہمدانی" سکون
سے بیٹھ جائے یہ ممکن نہیں تھا۔

ارسل،ارسل کہاں ہیں آپ؟ چھت پر نہ دیکھ لوں میں آپ کو؟ وہ گرج رہی تھی
ارے باپ رے باپ! جانم پلزا بھی آیئے گا نہیں،"اگر یہ آ گئیں تو میرا تو آج اللہ ہی
حافظ ہے،وہ جلدی سے چِلاتا ہے،جانم واش روم میں ہوں،میں نے سوچا نہالوں۔"
"وہ برستی تیز بارش میں مینڈک کی طرح گھومتا تھا،"برساتی مینڈک" تھا وہ،شاید تیز
بارش میں نہانا اُس کا بہترین مشغلہ تھا"اور ہانیہ اُسکی بلکل اُلٹ،جِسے بارش میں نہانے
سے سخت چِڑ تھی،جِسے بارش کا موسم تو بہت پسند تھا لیکن بارش نہیں۔

..........................................................................

محبت روٹھ جائے تو..

اسے بانہوں میں لے لینا،

بہت ہی پاس کر کے تم،

اسے جانے نہیں دینا،

وہ دامن چھڑائے تو،

اسے تم قسم دے دینا،

دلوں کے معاملوں میں تو،

خطائیں ہو ہی جاتی ہیں،

تم ان خطاؤں کو،

بہانہ مت بنا لینا،

محبت روٹھ جائے تو،

اسے جلدی منا لینا!!

"ہانیہ ایک بات جانتی ہیں آپ؟" اب وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"جی کہیں؟" براؤن آنکھوں کی گھنی پلکیں معصومیت سے جھپکائے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

آپ نے میری زندگی میں اُس وقت دستک دی تھی ہانیہ،" جب میں پوری طرح ٹوٹ چکا تھا، جینے کی امید باقی نہیں تھی، میں ذہنی طور پر برباد ہو چکا تھا، میرے لب سل چکے تھے، ہاں اُس وقت آپ میرے جینے کی وجہ بنی تھی، آپ نے مجھے سمبھالا تھا۔"

میں یہی چاہونگا کہ زندگی میں چاہے بڑی سے بڑی بات ہو جائے آپ کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گی۔

"آپ کو مجھ سے کبھی شکایت نہیں ملے گی ارسل۔" وہ جھٹ سے بولی تھی۔

"اگر میں آپ سے نہ ملتا تو شاید یہ راز راز ہی رہ جاتا کہ، محبت کیسی ہوتی ہے۔"

"سچی؟؟" "کتنا اچھا بولتے ہیں آپ واقعی، وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی، وہ ارسل کو کبھی بھی اُسکی تعریف نہیں کرتی تھی۔

ہاں ہاں میری جان۔

"میں ہمیشہ سوچتی ہوں کہ میں اتنی حسین، خوبصورت ہوں آپ کی وائف کیسے بن گئی ۔۔" وہ اسے تپانے کی کوشش کر رہی تھی، کیونکہ جب تک اُن دونوں کی ذرا سی نوک جھوک نہ ہو ان کو سکون نہیں ملتا تھا۔

"کیوں آپ کو کیا لگتا ہے میں ہنڈسم نہیں ہوں؟" وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدہ ہونے کی کوشش میں بولا۔

ہیں لیکن مجھ سے کم۔

بحث کی بات ہی نہیں ہے، جب اللّٰہ پاک خود سورہ النور کی آیات نمبر چھبیس میں یہ فرماتا ہے کہ:

"الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت

والطیبث للطیبین والطیبون للطیبت أولیک

مبر ون بمایقولون لھم مغفرۃ ورزق کریم"

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ان کا دامن پاک ہے ان باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں،ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم ہے۔

"تو اب اندازہ لگالیں جانم آپ ان میں سے کیا ہیں؟ کیوں کہ جو آپ ہیں وہی میں ہوں ۔۔" وہ ہانیہ کو زچ کر رہا تھا۔

"جی جان مجھے یقین ہے آپ کے پاکیزہ ہونے پر۔" وہ تلملا کر کہہ رہی تھی۔

.........................................................................................

کبھی یوں بھی آ میرے روبرو...،

تجھے پاس پا کے میں روپڑوں...،

مجھے منزل عشق پہ ہو یقیں...،

تجھے دھڑکنوں میں سنا کروں...،

کبھی سجا لوں تجھ کو آنکھوں میں...،

کبھی تسبیحوں پہ پڑھا کروں...،

کبھی چوم لوں تیرے ہاتھوں کو...،

کبھی تیرے دل میں بسا کروں..!

ہانیہ آج رات ایک پارٹی میں جانا ہے،"آپ یہ ڈریس پہن کر تیار رہیے گا"۔۔

"کونسی ڈریس ارسل؟"

میں ابھی ایک نیو ڈریس لایا ہوں آپ کے لئے،"شام سات بجے تک آپ تیار رہیے گا

لازمی۔"وہ فرمان جاری کر رہا تھا۔

"جی جان don't worry۔"

ماشاءاللہ! آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ حسین لگ رہی ہیں، "ملائم ہاتھ، ریشمی زلف، ادائے نین اور یاقوت ہونٹ بس قتل باقی ہے ورنہ اوزار تو سب ہی پورے ہیں جانم۔" اسکی نگاہ ہانیہ سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی

شکریہ جان، میری تعریف کے لئے، اب جانا نہیں ہے کیا؟۔۔وہ نظریں چرا رہی تھی

۔۔

پہلی بات کہ آپ آنکھوں میں دیکھ کر بات کریں اور دوسری بات یہ کہ ہمیں کہیں نہیں جانا، میں نے آپ سے مذاق کیا تھا۔۔۔وہ اسے شدید تپا رہا تھا۔

"ایسا مذاق کرتا ہے کیا کوئی؟ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"جان، گھوریں تو نہیں، سرپرائز ہے آپ کے لئے تبھی نہیں بتا رہا تھا۔۔۔" ارسل نے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے احاطے میں لیا۔

اُسکی آنکھوں پر پٹی باندھے وہ اُسے گارڈن کی طرف لے جا رہا تھا جہاں اُس نے اُس کے لئے ایک برتھ ڈے سرپرائز تیار کر رکھا تھا۔ جو صرف اُس کے لئے خاص تھا، "وہ بلیک کلر کی گھیر دار فراک پر کامدار دوپٹہ ایک طرف ڈالے اور کھلے بال ایک طرف گرائے بہت ہی حسین لگ رہی تھی جیسے کانچ کی گڑیا۔" ارسل پوری محویت سے اُسے تک رہا تھا۔۔

جیسے ہی اُسکی آنکھوں سے پٹی ہٹتی ہے.،"اوپر سے پھول ہانیہ ہمدانی کے اوپر گرتے ہیں اور ایک آواز اس کے کانوں میں گونجتی ہے آئی لویو" ہانیہ ہمدانی "آپ صرف میری ہیں، صرف اور صرف ارسل ہمدانی کی۔ آج میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپکو اپنے تخیل میں لا کر ساری دنیا سے بے خبر ہو جاؤں۔ آپ کائنات کا مرکز نہیں ہیں، آپ پوری کائنات ہیں، میں وہ ہوں جس بارے میں کہا جاتا ھے کہ مجھے سات معجزات ملے ہیں آپکی مسکراہٹ اور آپکی آنکھوں کے درمیان، میں محبت کی سات کہکشاہوں کا دورہ کرتا ہوں۔

Happy birthday to you janam. many many returns of the day

"آپکو یاد تھا ارسل؟" وہ بے یقینی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیوں یاد نہیں ہو گا مجھے؟" ofcourse یاد تھا مجھے جانم۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔

"آپ بہت اچھے ہیں ارسل، میں دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان ہوں جو اللّٰہ پاک نے مجھے، آپکو عطاء کیا۔"

"وہ تو میں ہوں جانم، پوری دنیا جانتی ہے، بس آپکو آج پتہ چلا ہے۔" وہ اسے چڑا رہا تھا "۔

"انتظار کرنے والوں کے لئے وقت بہت سست ہے، ڈرنے والوں کے لئے بہت تیز، غم کرنے والوں کے لئے بہت لمبا، خوشی منانے والوں کے لئے بہت مختصر لیکن محبت کرنے والوں کے لئے وقت ابدی ہے اور ان دونوں کے لئے وقت ابدی ہے۔"

---------------------------------------------------

---------------------------------

کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانیں سیکھوں اور پھر ہر زبان میں محبت لکھ کر آپ کے سامنے پیش کروں مگر پھر دل، زبان محبت کے ایک لفظ "انت الحیات" پہ آ کر ٹھہر سا جاتا ہے کہ جب آپ کو "انت الحیات" ہی لکھ دیا تو کہنے کو باقی کیا رہ جاتا ہے

---

"جان "انت الحیات" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟"

جانم "انت الحیات" کا مطلب ہے "اپنی زندگی"، یعنی آپکو اپنی زندگی ہی لکھ دیا تو کہنے کو کچھ بھی اب باقی نہیں رہا ہے۔

ارسل آپ بہت ہی اچھا بولتے ہیں، مجھے بہت پسند ہیں آپ کے الفاظ، آپکی باتیں سیدھا دل میں اترتی ہیں، میں نہیں جانتی لیکن پتا نہیں کیوں آپ مجھے عزیز ترین لگتے ہیں جیسے بنانے والے رب نے ہم دونوں کی مٹی ایک ہی جگہ سے لی تھی تبھی میرا دل ہر گھڑی آپ میں اٹکا رہتا ہے، اللہ نے ہمیں جس بھی طرح ملایا ہو لیکن میں اللہ کا دل سے شکر ادا کرتی ہوں ارسل کہ اسنے مجھے، آپ جیسا شخص عطاء کیا ہے، جو دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہے۔ الحمدللہ۔

"ہیں، سچّی، مُچّی؟؟" وہ ہونٹوں میں ہنسی دبائے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں جان مُچّی۔۔"

"آپ زندگی بھر ساتھ دینگی نا میرا؟"

"ہاں ضرور دونگی میں آپ کا ساتھ، زندگی بھر کے لئے، مشقت سے ملنے والی شئے کو انسان اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا ہے۔"

---------------------------------------------------

-----------------------------------

"ارسل میں مر جاؤنگی، کچھ کریں، بس چلیں ہسپتال؟" وہ درد سے چلا رہی تھی۔

"جانم صرف دو منٹ، ڈرائیور گاڑی نکال رہا ہے، آپ جب تک اپنی رپورٹس لیں اور بیگ پیک کر لیں جو بھی ضروری سامان لینا ہے۔"

"ارسل آپ بھی میرے ساتھ اندر چلیے گا، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ وہ بیحد ڈری ہوئی تھی اور کیوں نہیں ڈرتی یہ اسکا پہلا experience تھا، وہ اولاد جیسی نعمت سے آشنا ہونے والی تھی، وہ درد، وہ قلب، ایک ماں ہی برداشت کر سکتی ہے۔۔"

"سوری آپ ڈلیوری روم کے اندر کیا، آپ کو ڈلیوری روم تک جانے کی بھی اجازت نہیں ہے، پاکستان میں مردوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔" وہ نرس اسے آگاہ کر رہی تھی۔

"آپ پلیز انہیں آنے دیں۔" وہ درد سے بلک رہی تھی۔

نہیں، ایسا نہیں ہوتا ہے rule is rule۔ اس نرس کو اس کی حالت پر ترس بھی نہیں آ رہا تھا۔

آپ گھبرائیں نہیں کچھ نہیں ہوتا ہے، انشااللہ سب خیر و آفیت کے ساتھ ہو گا، آپ آرام سے جائیں میں باہر ہی ہوں۔ وہ باہر اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

"پاکستان کا یہ rule میری سمجھ سے باہر ہے کہ مرد کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے ،اُسکی بیوی رو رہی ہے، تڑپ رہی ہے لیکن اُسکو اندر جانے کی اجازت ہی نہیں ہے کہ وہ بھی اُس درد، تکلیف کو محسوس کرے جو اُس وقت اُسکی بیوی برداشت کر رہی ہے، میرا دل کرتا ہے جب کوئی عورت بچے کی پیدائش کے وقت رو رہی ہوتی ہے تڑپ رہی ہوتی ہے تو میں اُسکے شوہر کو لا کر ادھر کھڑا کروں تاکہ اسے پتا چلے کہ اسکی نسل کی خاطر اُسکی بیوی کیسے تڑپ رہی ہے، سسک رہی ہے، تاکے وہ کبھی بھی زندگی کے کسی بھی موڑ پر یہ نہ کہہ سکے کہ تم نے میری خاطر کیا ہی کیا ہے؟ تم نے اولاد پیدا کر کے کوئی انوکھا کام تو نہیں کیا، کبھی اُسے گھر سے نکالنے یا طلاق دینے کی دھمکی نہ دے، ایک پل میں عورت کو ایک کوڑی کا کہہ دینے والا مرد بھی اُس اذیت کا اندازہ کرے جو بیس ہڈیوں کے ایک ساتھ ٹوٹنے کے برابر ہوتی ہے۔"

----------------------------------------.----------

-------------------------------------

"ماشاءاللہ ہمارا بیٹا ہوا ہے ارسل، میں بہت خوش ہوں۔" وہ خوشی کے مارے اپنا ہر درد، دکھ، تکلیف کو بھول چکی تھی، اسے یاد تھا تو صرف اپنا بیٹا۔

"اگر بیٹی ہوتی تو مجھے اور بھی زیادہ خوشی ہوتی کیوں کہ بیٹی اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔۔"

"تو کیا آپ ہمارے بیٹے کے آنے سے خوش نہیں ہیں؟"

"ارے ایسا نہیں ہے میں صرف ایک بات بتا رہا ہوں بیٹا ہو یا بیٹی میرے لئے دونوں برابر ہیں، آج بیس مئی کا دن تاریخ کی گھڑیوں میں لکھا جائے گا کیوں کے آج اللہ نے ہمیں ایک اولاد کی نعمت سے نوازا ہے اور مجھے باپ اور آپکو ماں جیسے عظیم مرتبے پر فائز کیا ہے۔"

"ارسل اپنی اولاد سے سب کو محبت ہوتی ہے، چاہے وہ بیٹا ہو یا بیٹی، لیکن مجھے یاد پڑتا ہے میں اپنے ماں کی اکلوتی اولاد تھی لیکن لوگ ہمیشہ میری ماں کو ضرور کہتے تھے کہ بیٹی ہوئی ہے؟ میری ماں کو لوگوں کی باتیں بہت بری محسوس ہوتی تھی، تبھی میں نے سوچ لیا کہ اللہ مجھے اولاد دے تو وہ بیٹا ہو، ورنہ بیٹیاں تو بہت پیاری ہوتی ہیں اور میں خود بھی ایک بیٹی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج کل کے لوگوں کو کیا کہیں،ان کی چھوٹی سوچ کی وجہ کر ہی ہماری قوم آج اتنی پیچھے رہ گئی ہے۔"

خیر ہوتی ہے،اب موڈ اچھا کریں،اللہ کا شکر ادا کریں کہ،اللہ نے ہمیں اولاد سے نوازا ہے،جو کے سہی سالم اس دنیا میں آئی ہے۔شکر الحمدللہ

"شکر ہے اللہ پاک کا،جس نے ہمیں اندھیروں سے نکالا،اور ایک سویرا اعطاء کیا۔"

"ایک بات کہوں ارسل؟"

"جی کہیں۔"

مجھے یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی خوشیاں میری منتظر ضرور ہو نگی بس اسی لئے میں ہمیشہ خاموش رہی اور دیکھیں،دن گزرتے گئے،اور آخر وہ دن آہی گیا،جب خوشیاں میرا نصیب بن گئیں ہیں۔

"انکی اولاد صرف انکی اولاد نہیں تھی،انکی کائنات تھی،انکی سب کچھ تھی،انکی جان تھی اور انکی زندگی تھی،.جس کے بغیر وہ لوگ زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔"

..............................................................................

چاند نگر کا شہزادہ ہے،

میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔،

اللہ کا پیارا بندہ ہے۔۔،

سب کا یہ لاڈلہ بیٹا ہے!

"ہمارے بیٹے کا نام میں رکھونگا اور میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے کیا نام رکھنا ہے۔" وہ اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا، ہانیہ کو بتا رہا تھا۔

"اور کیا نام سوچا ہے آپ نے؟" وہ اس کے مسکراتے چہرے کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی

۔

میں نے سوچا ہے مسکراتا چہرہ۔

"کیا؟ مسکراتا چہرہ رکھیں گے نام؟" وہ حیران ہو رہی تھی۔

"ارے نہیں، باسم رکھیں گے نام اور اُسکی معنی ہیں مسکراتا چہرہ۔" وہ اُسے بتا رہا تھا

"نام تو بہت اچھا سوچا ہے آپ نے باسم کے بابا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"ارسل لان میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب ہی وہ شرم سے سرخ ہوتی، سیڑھیوں سے اُترتے ہوئے نیچے آئی تھی، ارسل اُسے محویت سے دیکھتا رہ گیا تھا۔" جامنی کلر کی خوبصورت فراک جو اُس کے پیروں کو ڈھانکی ہوئی تھی، شیفون کا دوپٹہ لئے، وہ بیحد حسین لگ رہی تھی۔

"آج اُنکی ویڈنگ اینیورسری تھی، جسے وہ تینوں دھوم دھام سے منارہے تھے، ارسل، ہانیہ اور انکا پندرہ دن کا پیارا باسم۔ بس یہی اُنکی چھوٹی سی دنیا تھی۔"

"کیمرے نے ان کی یادگار فوٹو کھینچی تھی۔" وہ لوگ بہت خوش تھے، اب غم کے بادل چھٹ چکے تھے اور اگر کوئی غم آتا بھی تو وہ دونوں مل کر اسکا منہ توڑ جواب دیتے۔ اب کوئی نہیں تھا جو اُنکی خوشیوں کو نظر لگاتا، وہ لوگ کبھی نہ جُدا ہونے کے لئے ایک ہو چکے تھے، اُنکی زندگی میں ایک نیا مقصد آگیا تھا، اب جو کرنا تھا، جو بھی کچھ سوچنا تھا، وہ سب کچھ باسم کے لئے کرنا تھا اور سوچنا تھا۔

تو ہے میری من چاہی دعا۔۔۔۔۔۔،

اور کچھ نہ مانگوں ایک تیرے سوا!!

**********

❤️ ختم شدہ ❤️

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاالله آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews